

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

ستائنسیسوں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 14 ستمبر 2020ء بہ طبق 25 محرم الحرام 1442 ہجری بروز سوموار۔

صفہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
3	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
13	وقفہ سوالات۔	2
44	توجہ دلاؤ نوٹس۔	3
49	رخصت کی درخواستیں۔	4
50	تحریک اتو نمبر 2 مجاہب ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ۔	5
51	قرارداد نمبر 28 مجاہب محترمہ بُشیری رند۔	6
55	مؤخر شدہ تحریک اتو نمبر 1 پر مجموعی عام بحث۔	7

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 14 نومبر 2020ء بمقابلہ 25 محرم الحرام 1442 ہجری بروز سوموار، بوقت شام 4 بجھر 40 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا قَدَرُوا اللّٰهُ حَقّاً قَدْرِهِ طِ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوْيٌ عَزِيزٌ ﴿١﴾ الَّلَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَكَةِ رُسُلاً
وَمِنَ النَّاسِ طِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ طِ وَالٰى
اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٣﴾ يٰيُّهَا الَّذِينَ امْنَوْا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ
وَافْعُلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤﴾

﴿پارہ نمبر ۷ اسورہ الحج آیات نمبر ۳ تا ۷﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اللہ کی قدرنیں سمجھے جیسے اُس کی قدر ہے، بیشک اللہ زور آور ہے زبردست۔ اللہ چنان لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں، اللہ سُننا دیکھتا ہے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچے اور اللہ تک پہنچ ہے ہر کام کی۔ اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو، اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی انخر حسین لانگو صاحب۔

میرا ختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! میں ایک چیز آپ کے اس ہاؤس کے توسط سے آپ کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں جناب والا! جیسے آپ کو پتہ ہے کہ PSDP کا کیس اس وقت معزز ہائی کورٹ کے سامنے subjudice ہے اور جناب والا! یہ میرے سامنے ہائی کورٹ کا آرڈر پڑا ہوا ہے۔ اس میں تمام قسم کے ٹینڈر اور پورے پی ایس ڈی پی کو stay کیا ہوا ہے ہائی کورٹ نے لیکن جناب والا! اس وقت بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ نصیر آباد، خاران، کوئٹہ اور خضدار میں مختلف اسکیمات کے ٹینڈر ہو رہے ہیں اور گورنمنٹ ان کو ٹینڈر کرنے ہی ہے جبکہ یہ ہائی کورٹ کے judgment کے خلاف ورزی ہے۔ میں judgment کی کاپی بھی آپ کو پہنچ رہا ہوں یہ last paragraph بھی آپ اس کا پڑھ لیں۔ انہوں نے تمام قسم کے ٹینڈروں غیرہ روک دیے ہیں تو اس میں جناب والا! یہ تو ہیں عدالت کے مرتكب ہو رہے ہیں یہ حکومت کے عدالت کے آرڈر کے باوجود وہ تمام اسکیمات کو ٹینڈر کر رہے ہیں جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو ہیں عدالت کے مرتكب ہو رہے ہیں اور ان تمام ٹینڈر روز کو، آپ رو لنگ دے دیں کہ تمام ٹینڈر روز حکومت فی الفور روک لے جب تک کہ اس پی ایس ڈی پی کا ہائی کورٹ میں فیصلہ نہ آجائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

حاجی احمد نواز بلوج: جناب اسپیکر! آج سریاب کے علاقے میں سارا دن VIPs کی movement تھی تو وہاں پورا علاقے کو انہوں نے main شاہراہ کوئی گھنٹوں تک بلاک کر کے چھوڑا تھا۔ تو اس سے مزدور اس میں ڈاکٹر اس میں ہمارے وہ طبقہ سب مفلوج ہو کر رہ گئے تھے۔ ہم تین MPAs ہیں وہاں کے جو بھی movement ہوتی ہیں تو ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی جاتی ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں کہ سریاب جیسے گنجان آبادی کوئی گھنٹے بلاک کر کے وہاں اپنی منیاں کی جائیں اسکی میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ آج سے چند عرصہ قبل Buldozer Hours مختلف MPAs کو ملتے تھے وہ اپنے علاقوں میں جب کبھی کبھار سیلا ب آتا تھا، بارش ہوتی تھی تو Buldozer Hours اپنے علاقوں میں خرچ کرتے تھے پھر معزز عدالت نے اس پر پابندی لگائی کہ Buldozer Hours بند ہیں کیونکہ یہ انفرادی طور پر استعمال ہوتے ہیں اور اس کے اندر بہت بڑے گھپلے ہوئے ہیں۔ لیکن آج اگر اپنی PSDP دیکھیں کیونکہ اس ہمیں اس بات سے اُسوقت پتہ چلا جب ہم

کورٹ میں اپنی پی ایس ڈی پی کے حوالے سے کیس میں وہاں appear ہوئے تو پتہ چلا کہ آپ کے اس موجودہ پی ایس ڈی پی میں بھی لاکھوں گھنٹے جو ہیں Buldozer Hours رکھے گئے ہیں تو میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جب اس وقت بھی PSDP کے اندر لاکھوں گھنٹے جو ہیں رکھے گئے ہیں وہ وزیر اعلیٰ صاحب کے صواب دید پر ہیں اور اس کے بعد پھر یہی ایم پی ایز میں منسٹر ز میں وہاں تقسیم ہونا ہے۔ تو جب یہ واپس تقسیم ہونا ہے تو پھر اس میں کورٹ نے پابندی لگائی ہے لیکن آپ کے موجودہ پی ایس ڈی پی میں لاکھوں گھنٹے موجود ہیں جس کو بعد میں تقسیم ہونا ہے تو میں یہی کہتا ہوں کہ جب اس پر پابندی ہے تو پابندی ہونی چاہیے ناں کہ پھر اس کی تقسیم جب دوبارہ بھی کسی ایم پی اے کسی منسٹر کے ذریعے اس بارے میں میں کہتا ہوں کہ آپ رو لنگ دے دیں آپ دیکھیں کہ اس پر کس طرح اس کو پی ایس ڈی پی میں شامل کیا گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب یہ پی ایس ڈی پی کے معاملات already چل رہے ہیں۔ تو وہ خود ہی فیصلہ کریں گے کہ اس پر جو ہیں۔ وہ میں نے پڑھ لی ہے وہ last اپ نے بتایا ہے۔

میراختر حسین لانگو: جب تک کورٹ اپنا فیصلہ دے دیگا۔ تو بھی تک جناب والا! وہ subjudice ہے ابھی تک کورٹ کا فیصلہ اس پر نہیں آیا ہے لیکن آئے روز ہم اخبارات میں دیکھ رہے ہیں کہ ٹینڈر چھپ رہے ہیں It's admitted fact that PC-1 of almost all the projects reflected in the PSDP are not prepared. تو اس میں admitted fact ہے جناب والا! جب گورنمنٹ کی طرف سے جو officials پیش ہوئے تھے عدالت میں انہوں نے عدالت کے سامنے اس fact کو admit کیا ہوا ہے اور اسی کے base پر عدالت نے اس کو stay کیا ہوا تھا آگے میں اس کو پڑھتا ہوں کہ No tender process should be started اب کورٹ یہ کہہ رہا ہے کہ کوئی tender process start نہیں کریں گے لیکن ہم آئے روز اخباروں میں دیکھ رہے ہیں کہ مختلف خلیعوں میں خضدار میں، خاران میں نصیر آباد میں باقی ڈسٹرکٹ میں daily اخباروں میں آپ دیکھ لے ٹینڈر رونٹسیز بھی آ رہے ہیں اور یہ لوگ ٹینڈر بھی کر رہے ہیں جبکہ کورٹ میں ابھی تک کیس subjudice ہے ابھی تک اس کا final judgment آیا نہیں ہے تو جناب والا! اس بارے میں آپ سے ہماری request ہے کہ ایک رو لنگ بھی آپ دے دیں کہ جب تک کورٹ کا decision نہیں آتا اس پر آگے کوئی کارروائی نہ ہو اس پی ایس ڈی پی میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسی sentence میں اگر آپ دیکھ لے without preparation of

PC-1 authorization ایک تو یہ ہے کہ کورٹ میں چل رہا ہے کورٹ ہی اس کو روک سکتا ہے اس پر، ہم لوگ اس طرح رو لنگ نہیں دے سکتے ہیں۔

جامع کمال خان عالیانی (قائد ایوان): جی بالکل کوئی بھی پروجیکٹ بغیر PC-1 کے ویسے بھی ٹینڈر نہیں ہو سکتا ہے، چاہے کورٹ اس پر restriction لگائیں چاہے نہ لگائیں، چاہے میں منظور کرو کوئی نہ کرو۔ ہر پروجیکٹ کی completion کیلئے ضروری ہے یا اس کو initiate کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کا PC-1 بننے گا بلکہ PC-1 نہیں سب سے پہلے PC-2 بنتا ہے۔ PC-2 کے بعد PC-1 بنتا ہے۔ یہ ایک PC-2 کے different mechanism concept paper کہلاتا ہے، ایک PC-1 بناتا ہے، PC-1 کے بعد basically DAC پھر ہوتی ہے اور اگر بڑی اسکیم ہے تو اس کی PDWP ہوتی ہے اور جب DAC منظور ہو جاتی ہے پھر وہ finally authorization کیلئے آتی ہے اور authorization کے بعد release ہوتی ہے۔ تو کورٹ کے اس کے اندر بڑا clearly لکھا تھا کہ کوئی بھی اسکیم بغیر authorization کے ٹینڈر نہیں ہو سکے گی۔ اور یہی بات گورنمنٹ کا بھی یہی سسٹم ہے کہ کوئی بھی اسکیم اس وقت تک ٹینڈر نہیں ہو سکتی جب تک authorization کی طرف نہ جائے۔ اس کی first authorization ہوتی ہے پھر اس کی ٹینڈر پر جاتا ہے۔ اور کورٹ کے lines میں definitely PSDP کے خلاف کورٹ میں گئے تھے۔ جانا ویسے بھی جمہوریت ہے سب کا حق ہے لیکن ترقی کے کاموں کے حوالے سے چونکہ ان میں سے بہت سارے کام ایسے بھی ہیں جن کی نشاندگی میرے خیال میں اپوزیشن والوں نے بھی کی ہے تو متاثر اگر سارے صرف نہیں ہے تو ان کے حلقوں میں بھی فرق آئے گا اور یہ کام کا سلسلہ ہے یہ صرف ترقیاتی کام نہیں ہیں بلکہ ان ترقیاتی کاموں کے پیچھے ایک بہت بڑی آبادی ہے، ایک بہت بڑی لوگوں کی معاشری بہتری ہے۔ لوگوں کا ایک پورا setup ہے جو زندہ رہتا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے سال میں ایک دعویٰ دیا گیا کہ شاید ہم میں وہ capacity نہیں ہے کہ ہم PSDP کے پیسے خرچ کر سکتے ہیں۔ یہاں میں لندن کی گورنمنٹ ہے جس نے پچھلے سال ریکارڈ بلوچستان کی تاریخ میں 72 سے 73 ارب روپے بلوچستان میں خرچ کئے۔ اور آج بھی جناب اسپیکر صاحب! میں پورے کوئی round گا کے آرہا ہوں جس میں میں سریاب گیا ہوں، سبز روڈ گیا ہوں، میں سیٹلائز ٹاؤن کی طرف گیا ہوں، میں ریڈ یو پاکستان روڈ پر گیا۔ میں لنک بادینی روڈ کی طرف گیا، میں شیخ زید کینسر ہسپتال کا جو کام شروع ہے اس کی طرف گیا۔ یہ سارے وہ کام ہیں جو بلوچستان کے اس بڑے شہر کو کھول رہے ہیں اور ہمارے تو تین ایکم پی ایز اس حلقة سے

نہیں ہیں۔ یعنی سریاب سے نظراللہ زیرے صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُن کا حلقہ ہے، باقی ہمارے دوساری شاہوائی صاحب ہے باقی دوست بیٹھے ہوئے ہیں ان علاقوں سے وہ جیتے ہیں سب سے بڑی آبادی ان کے ووٹروہاں ہیں لیکن یہ روڈنے کسی ووٹر کا ہے نہ کسی پارٹی کا ہے ایک سہولت کا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم yes میں بھی اس بات پر بہت اتفاق کرتا ہوں کہ کوئی بھی کام بغیر process کے ہونا ہی نہیں چاہیے ہم نے ان process کو بہت حد تک بہتر کیا ہے اور کورٹ کی بھی guideline بار بار ہمارے بھی ایڈوکیٹ جزل جاتے ہیں اُن کی بھی guideline ہیں اور اس بات پر discussion ہوتی ہے کہ ہم نے processes کو بہتر کرنا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس سال اسی اسمبلی میں بلوچستان کے تاریخ میں وہ financial ممنوع کیا ہے جو پورے پاکستان میں کسی صوبائی اسمبلی نے نہیں کیا ہے صرف وفاق نے کی bill ہے اور دوسرے ہم ہیں جنہوں نے کیا ہے کہ اگلے سال جو ہمارے پی ایس ڈی پی آئیگی کوئی بھی اسکیم جب تک اُسکی DAC اور PWP نہیں ہوئی ہے وہ PSDP کا حصہ نہیں بن سکیں گی۔ اس کا بہت بڑا فائدہ جناب اسپیکر صاحب! اس حوالے سے جو ہم سب کیلئے ہے ہمارے ہاں بلوچستان میں دو سینز بھلے بہت چلتے ہیں کہ بلوچستان میں تقریباً کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں اگر سردی کا بھی موسم ہو تو وہاں اتنی زیادہ سردی نہیں پڑتی۔ لیکن ایک بہت بڑا ایسا حصہ ہے جس میں آپ سمجھے کہ زیارت ہے کان مہترزی ہے، مسلم باغ ہے، پشین آجاتا ہے، کوئی آجاتا ہے پھر آپ کا سوراب آتا ہے خضدار ہے، قلات ہے مستونگ ہے وہ علاقے ہیں جہاں ٹھنڈ کے موسم میں پھر construction یونس زہری صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس بات کو بہتر سمجھتے ہوں گے کہ اس season میں سیست کا کام نہیں ہو سکتا وہ temperature آپ کو نہیں مل سکتے۔ ہم جب دو یا تین مہینے DAC، PWP میں لگا لیتے ہیں تو تقریباً! اور جب نومبر کا مہینہ قریب آجاتا ہے تو ان علاقوں کے تقریباً! تین یا چار مہینے کیلئے کام رہ جاتا ہے ان کے کام پھر جا کے شروع ہوتے ہیں پھر آپ کے پاس مگر جون جولائی قریب آجاتے ہیں تو یہ ٹھنڈ والے علاقے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ ہم نے جناب اسپیکر! اس پورے process کو بہت مختلف اس دفعہ کیا ہے۔ ہم نے ایک پالیسی بنائی ہے کہ یہ جو ٹھنڈ کیجھ جتنے بھی علاقے ہیں ان کی authorization اور allocation ہو گی۔ ہم دوسرے علاقوں کی نسبت اس کو ڈبل رکھ رہے ہیں۔ تاکہ ٹھیکدار کو زیادہ وقت ان چار مہینوں میں مل سکے تاکہ وہ اپنا کام جلد سے جلد کر لیں اور جب نومبر، دسمبر یا ڈسمبر جنوری فروری کا مہینہ آئے تو کم از کم ان علاقوں میں اگر کام نہیں ہو رہا ہے تو ایڈونس وہ ٹھیکدار زیادہ کام کر چکا ہو گا بانسبت ان علاقوں کے جہاں پر ٹھنڈ کے موسم میں بھی کچھ نہ کچھ کام چل سکے گا۔ تو میں surely اس

بات پر دونگا کے بغیر process کے نام نے ماضی میں کوئی کام complete کیا ہے، authorization کے چار ہم جائے کبھی کبھی authorization اسی نہیں جاتی تھی اور اخبار میں add بھی دیے جاتے تھے ہمارے ہاں بغیر authorization کے چاہیے وہ ongoing scheme ہے، ہو یا ہماری new scheme ہو کوئی اسکیم approve نہیں ہوتی authorization finally ہو جاتی ہے اور scheme کے جو فورمز ہیں ان سے باقاعدہ جب تک further allocation minutes نہیں آتے یا سکیمیات پلانگ کمیشن، پلانگ ڈیپارٹمنٹ پھر فناں کو کی طرف نہیں جاتی اور ہم پوری اپنی کوشش کر رہے ہیں کہ in standard کو برقرار رکھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال سے اس پر مزید جو ہے بحث مناسب نہیں، کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ لانگو صاحب یہ مسئلہ عدالت میں ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر حکومت خوارک) یہ جو آپ نے کاپی دی ہے اُسی کو میں نہیں آپ بول چکھے یہ آرڈر پڑھنے دیں۔ دو منٹ کیلئے آپ کہیں پر یہ ثابت کر دیں کہ اُس نے stop کیا ہے۔ جناب اسپیکر! اس میں واضح طور پر جو آرڈر ہے اس date کا میں وہ پڑھ کے سناتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم law binding people ہیں ہم سب سے زیادہ احترام کرنے والے عدالتون کے جو بھی حکم ہوتے ہیں ہماری گورنمنٹ اُس کا احترام کرتی ہے اور اسکو جو بھی اُس کا سلسہ ہوتا ہے ہم کرتے ہیں۔ میں یہ پڑھ کر جام صاحب اجازت ہے میں یہ کورٹ کا آرڈر پڑھ کر ان کو سنارہا ہوں انہی کے پاس جو تھا۔ (لیٹر پڑھایا گیا) اس میں اُس نے clear-cut کورٹ نے اپنا جو order of the day ہے اُس کو یہ misconduct quote کر رہے ہیں۔ اُس نے کوئی PSDP stop کو نہیں کیا۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ صوبے کے ساتھ ڈشنی ہے اگر آپ یہ چیز کر دیں گے کہ پی ایس ڈی پی بند کر دیں۔ اس میں ہم کسی کورٹ کے کسی آرڈر کے violation نہیں کرتے ہیں نہ کریں گے۔ اس میں کوئی ایسے کوئی آرڈر نہیں ہے کہ PSDP should be stop اور فلاں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم اس کو process کر رہے ہیں جیسے چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ اس کے سر دعا لئے ہیں وہاں slack season شروع ہو جاتا ہے اور نند زان کا double release کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ کھیتران صاحب۔

میرا خڑھیں لانگو: جناب اسپیکر! بھی کھیتران صاحب نے اس پر بات کر لی۔ دیکھیں ہم بلوچستان کے

ترقی کے قطعاً خلاف نہیں ہیں جیسے کہیزان صاحب تاریخ دینا چاہر ہے ہیں۔ جناب والا! اس PSDP میں، ہم نے کورٹ میں بھی یہ اعتراض اٹھایا تھا کہ کوئی پندرہ سے بیس ارب روپے کے قریب ایسے اسکیمات اور روڈوں کیلئے پیسے رکھے گئے جن کا بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کی معيشت اور ان کے ساتھ connectivity کوئی تعلق نہیں بتا۔ strategic roads ہیں اور اس میں جناب والا! کورٹ نے میں صرف آپ کے توسط سے ایک point میں نے چونکہ raise کیا تھا یہاں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے میں کورٹ کے نوٹس میں لانا چاہر ہاں کیونکہ یہ جو 1-PC ہے جن process کی بات کر رہے ہیں وہ اس آرڈر کی بات گورنمنٹ نے کی بات گورنمنٹ نے شروع کئے ہیں۔ یہ پہلے سے complete ہیں تھے اس آرڈر کی بات گورنمنٹ نے process کر کے ٹینڈر کر رہے ہیں جو اس کورٹ کے آرڈر کے سرعاً خلاف ورزی ہے یہ سرعاً تو ہیں عدالت کے زمرے میں آتا ہے ہم آپ کے توسط سے اور معزز ہائی کورٹ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہر ہے ہیں کہ یہ کام بلوچستان حکومت اس آرڈر کے بعد کر رہی ہے اور اس پر فوراً قدغن لگانے چاہیے۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب اپیکر: میرے خیال سے کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ یہ سوالات کو ختم کر کے پھر آپ جی ثناء اللہ بلوج صاحب

جناب ثناء اللہ بلوج: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ، جناب اپیکر صاحب! گزشتہ نوں وزیر اعظم عمران خان بلوچستان تشریف لائے، ہم تو یہ سمجھتے ہیں بلوچستان سب کا گھر ہے۔ بہت تسلسل کے ساتھ Prime Minister کو، پاکستان کے جو بھی ہمارے ذمہ دار مقندر اعلیٰ ہے اُن سب کو یہاں آنا چاہیے۔ بلوچستان کی تکلیف اور مشکلات بہت زیادہ ہیں، چاہے وہ بھلی سے متعلق ہوں energy سے متعلق ہوں، law and order سے متعلق ہوں، کافی عرصے سے یہ بات چل رہی تھی اور جب ہم اتحادی بھی تھے وفاتی حکومت کے تو اُس وقت سے ہم یہی بات کر رہے تھے کہ بلوچستان کو ایک بہت بڑے development package کی ضرورت ہے۔ ابھی جو خوش آئند بات ہے کہ balochistan southern package کے نام سے کوئی ایک بہت بڑا شاید notice package میں لانا چاہتا ہوں کہ دسمبر 2009 میں وزیر اعظم گیلانی صاحب کی حکومت تھی جب بلوچستان کے لیے ایک بہت بڑے package کا اعلان کیا گیا، unfortunately جب اُس بلوچستان پکج کو دیکھا جائے، اُس میں 6، 5 چیزیں missing تھیں

جس کی وجہ سے اُس package کے اثرات یا اُس کے ثبت اثرات آج تک آپ کو بلوجستان میں نظر نہیں آتے۔ وہاں کیونکہ consultation نہیں تھی، مشاورت کے عمل کی مکمل طور پر شامل نہیں تھی۔ دوسری بات جب بلوجستان پہلی ترتیب دیا جا رہا تھا اُس وقت وہ بلوجستان کے مسائل کو مد نظر رکھ کر نہیں کیا گیا۔ بلوجستان کے economic issues ہیں اور بلوجستان کے سماجی مسائل ہیں اور اُس کے ساتھ ساتھ بلوجستان کے انتظامی اور حکمرانی کے مسائل ہیں۔ تو جب بھی کوئی package بنایا جاتا ہے تو اُس کو تمام component منظر رکھ کر بنایا جاتا ہے، میں آتا ہوں صرف economic and social package کی طرف میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس southern package کا نام diya گیا ہے جس میں ہمارے سب districts آرہے ہیں particularly واشک، خاران، خضدار، پنج، گواڑ، پنجبور یہ سارے بلوجستان کے most deprived regions کے زیر اثر آرہے ہیں۔ ہم وہاں کے منتخب نمائندے ہیں جب عمران خان صاحب آئے تھے تو وہ اپوزیشن جماعتوں کو بُلا لیتے۔ اگر بلوجستان کے حوالے سے کوئی تعمیر و ترقی کا خاکہ بنارہے ہیں at least اگر آپ وہاں کے لوگوں کو اعتماد میں نہیں لیتے تو آپ وہاں کے منتخب نمائدوں کو اعتماد میں لیں۔ ہم سے لوگ پوچھ رہے ہیں باقی تو ہمیں پتہ لیکن پڑھا لکھا شخص ہم سے پوچھتا ہے کہ بلوجستان میں southern package کے نام سے کوئی package آرہا ہے، کیا ملے گا کس لیے ہے، روزگار کا ہے، تعلیم کا ہے، صحت کا ہے، سڑکوں کا ہے، زراعت کا ہے، mining کا ہے، یہاں یہ پیسے جس طرح peoples party کا جو package تھا اسی طرح یہ package بھی ہڑپ ہو جائے گا۔ تو میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں جام صاحب آپ بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس leader of the house کے جو، ہماری محرومیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ deprivation fall کرتے ہیں 120 ارب کا ہے ہماری PSDP میں کیا ہے اس package کے حوالے سے تمام تر معلومات اس forum پر دیے جائیں کہ اس سمجھتا ہوں کہ اس package کے focus کیا ہے، اس کے components کیا ہیں، اس framework کیا ہے اس کا، اس کے district کیا ہے، اس کے connect district کو کتنی ہیں وہ بھی نہیں ہیں۔ تو یہ جو پہلی آرہا ہے کم از کم اس کے خدوخال تو ہمیں پتہ ہونے چاہیے۔ تاکہ ہم اپنے لوگوں کو بتا سکیں۔ بلوجستان میں کسی کو بتا سکیں کہ federal

government کوئی نیک کام کر رہی ہے۔ تو بجائے تقید کرنے کے جکہ ہم نے خدوخال نہیں دیکھے ہیں تو یقیناً بعد میں یہی ہو گا کہ بعد میں تقید ہو گی۔ تو میں اسی لیے advance committes forum کے توسط سے بنارہا ہوں کہ خدارا جو 2009 میں peoples party نے غلطیاں کی ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلطیاں دوبارہ دھرائی نہ جائیں اگر 120 ارب کا یہ package آرہا ہے جس میں پسمندہ علاقے شامل ہیں تو جناب والا! یہ سارے منتخب نمائندگان southern balochistan کے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو نہ صرف اعتماد میں لیا جائے، committee کا حصہ بنایا جائے اور ہمارے علاقوں میں تعلیم کو ترجیح دی جائے، صحت کو ترجیح دی جائے، energy کو develop infrastructure کو ترجیح دی جائے، روزگار کو ترجیح دی جائے، اور اس کے بعد باقی چیزوں پر بھی ہم بات کر سکتے ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نہاء بلوج صاحب زا بذکر و منٹ موقع دے دیں وہ پہلے سے بات کر رہے ہیں۔

میرزا بدلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! thank you! بلوجستان کے CM صاحب بیٹھے ہیں وہ نواب بھی ہیں، والد سے لے کر دادا تک ہم ان کی respect بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ مگر میں بحیثیت علاقے کے MPA عوام کا نمائندہ میں اسی نائب تحصیلدار اکرام نے مجھ پر firing بھی کی اللہ نے مجھے بچایا۔ ابھی استحقاق کمیٹی میں یہ چل رہا ہے۔ CM صاحب بیٹھے ہیں میں نے سلیم صاحب کو بار بار کہا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ استحقاق کمیٹی میں ہم پیش بھی ہو رہے ہیں نائب تحصیلدار بھی پیش ہو گیا، دونوں ڈپٹی کمشنز بھی پیش ہو گئے ابھی تو میڈم شاہینہ chairperson کے ہاتھ ہے کہ وہ کب فیصلہ اپناؤ نہیں دیتا۔ ابھی district واشک میں وہ بیٹھا ہے CM صاحب آپ مہربانی کریں اس کو خاران یا نوشکی کسی اور جگہ transfer کریں۔ یہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے میرے ساتھ، social media پر تصویریں بھی بھیج رہا ہے کہ میں نے MPA پر firing کی مجھے کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اُس دن ناگ میں minister ظہور بھی آگئے، ڈپٹی کمشنر واشک بھی آگئے اور اسٹینٹ کمشنر پیسمہ بھی آگئے۔ اُس کے باوجود وہاں بیٹھا ہے اگر میں ملامت ہو گیا استحقاق کمیٹی کے سامنے، انشاء اللہ میں بالکل اس seat پر نہیں بیٹھوں گا۔ اگر وہ ملامت ہے تو جب تک committee کا فیصلہ نہیں آ جاتا CM صاحب آپ بلوجستان کے CM ہیں۔ سلیم صاحب کو میں بار بار کہہ رہا ہوں میری بات نہیں سُنی جا رہی اس میں اور مسئلہ خراب ہو گا۔ میں ایک قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں یہ غلط حربہ ہے جو یہ استعمال کر رہے ہیں۔ آج میرے اوپر ہوا ہے کل کسی اور MPA پر ہو گا

پر ہوگا، آپ کیوں اس کو district وائیک سے نہیں نکال رہے۔ جب اگر وہ باعزت بری ہو گیا استحقاق کمیٹی میں تو پیش اُس کو نائب تحصیلدار سے ڈپٹی کمشنر کی seat پر بٹھادیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہزاد صاحب، بھی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب آج سے کوئی تین چار اجلاس قبل ہم نے پیش کیے کے ایک واقعہ پر گفتگو کی تھی، ایک وہاں کلی سیمیری میں ایک واقعہ پیش ہوا جس میں gas cylinder پھٹا۔ جس میں چھ افراد جلس گئے جن کو ہم نے کراچی shift کر دیا۔ پھر جناب اسپیکر صاحب! کراچی میں علاج کے دوران وہ شہید ہو گئے وہ چھ افراد کے چھ افراد شہید ہو گئے۔ انکی تدبیح ہو گئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! leader of the house پہنچنے کی وجہ سے شہید ہو گئے ہیں، گونمنٹ کو چاہیے کہ ان کی compensation کا بندوبست کرے، ان کو compensate کرے یہ غریب غرباء لوگ تھے جنہوں نے بڑی مشکل سے اپنی جمع پونچی کے ساتھ ایک ہوٹل قائم کیا ہوا تھا، اور وہ اپنے بچوں کے لیے رزق حلال کمار ہے تھے۔ انہوں نے social media پر بار بار حکومت سے appeal کی ہے کہ ہم سے appeal کی، ڈپٹی کمشنر سے appeal کی ہے لیکن درحقیقت government نے appeal کی ہے جام کمال سے کی ہے کہ ان کو compensation کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں نے آپ کے توسط سے request کی ہے کہ یہ چھ افراد جن کا ہوٹل میں gas cylinder پھٹا جو جلس گئے، سب کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے سب بھائی، چچا زاد ہیں یہ چھ کے چھ افراد شہید ہو گئے میں نے تصویریں بھی جام صاحب کو mobile پر report کی تھی family kindlly whatsApp کے بچوں کو، انکی بیواؤں کو compensate کیا جائے ان کے زخموں پر مرہم پڑھی جائے یقیناً آپ ڈپٹی کمشنر سے report ملنگا ہیں۔ جب آپ وہاں اُس گاؤں میں جائیں گے بالکل سنسان ایک سننا ہے، جتنا بھی سخت آدمی ہو گا وہ وہاں جا کر رودے گا۔ یقین کریں ان کی family نے ان کے بچوں نے ان کے عزیز اقارب نے بلخصوص مجھ سے اور government سے یہ appeal کی ہے کہ ان کی مالی مدد کی جائے تو میری government سے بلخصوص جام صاحب سے یہ appeal ہے کہ یہ جو کلی سیمیری میں جو واقعہ ہوا ہے۔ ان چھ افراد کی family کو compensate کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

میر سعیم احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال): میرانام لیا زاد صاحب نے میں اُس حوالے سے صرف ایک منٹ لوں

گا آپ کا یہ سارا معاملہ استحقاق کمیٹی کے پاس موجود ہے یہ پہلے بھی عرض کیا تھا اس ایوان کے سامنے، یہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے، میں اس ایوان کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا ہوں، جہاں سے یہ مسئلہ ہوا تھا اس تحصیلدار کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ اب کسی کے کہنے پر ادھر transfer transfer ادھر یہ ممکن نہیں ہے بالکل وہ ہمارے لیے محترم ہیں۔ اور اگر ان کی ایک بات ہے تو اُس کی بھی ایک بات ہے۔ یہ سب معاملہ استحقاق کمیٹی میں حل ہو گا۔ اگر یہ اُس پر جرم ثابت ہوتا ہے اگر اُس نے واقعی زیادتی کی ہے تو بالکل اُس کو سزا ملے گی قانون کے مطابق باقی جہاں تک بار بار زبد صاحب pointout کرتے ہیں کہ وہاں پیٹھا ہوا ہے وہ اُس جگہ بالکل نہیں ہے۔ وہاں سے اُس کو نکال کر کہیں اور بھیجا ہے۔ district واشک میں ہے لیکن جہاں پر یہ واقعہ ہوا تھا اُس تحصیل میں یہ تحصیلدار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اصغر علی ترین صاحب آپ اپنا سوال نمبر 166 دریافت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: Question No.166

نوش موصول ہونے کی تاریخ 16.7.2019 - 8 اگست

166☆ جناب اصغر علی ترین:

21 فروری 2020 کو موخر شدہ 2019

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال 2012 تا 2018 کے دوران ضلع پشین میں انسداد پولیو ہم پر آمدہ اخراجات کی سال وار تفصیل دی جائے

وزیر یونگہ صحت:

سال 2012 تا 2018ء کے دوران ضلع پشین میں انسداد پولیو ہم پر آمدہ اخراجات کی سال وار تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بہریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! میرا question question تھا کہ جو پولیو کی مہم چلتی ہے ان میں اخراجات بتائے جائیں، question question کے حوالے سے مجھے یہاں جواب موصول ہوا ہے کہ 2012 میں تقریباً 83 لاکھ روپے خرچ ہوئے، 2013 ایک لاکھ 83 لاکھ روپے خرچ ہوئے، 2014 میں دو لاکھ 29 لاکھ روپے خرچ ہوئے، مجھے یہ سمجھنہیں آرہی ہے کہ اتنا difference کیوں ہے۔ یعنی حلقہ ایک ہے team ایک ہے یہ اتنا بڑا difference amount کیوں میں آ رہا ہے۔ کیا مجھے محتممہ بتائیں گی؟

ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محكہ صحت): جناب اسپیکر! اس سلسلے میں میرے محترم بھائی نے جو پوچھا ہے اس میں ایک وضاحت کر دوں کہ جتنا بھی polio eradication

بھروسے ہے یہ اس کی program government of balochistan salaries کی وہ دیتی ہے باقی جتنی بھی اس کے اخراجات ہیں وہ WHO employees time mention کیا ہے اُس وقت صرف WHO دے رہا تھا۔ یہ جو WHO کی جو period جو انہوں نے financial utilization statements ہوتی ہیں وہ اپنا خود مختار ادارہ ہے وہ اپنی ساری چیزیں خود کرتا ہے۔ اور ہمیں وہ cash نہیں دیتے they provide equipments and medicines in kind contribution ہوتی ہے۔ اُن کا اپنا ایک audit mechanism ہے کرنے کا وہ government of balochistan، ویسے تو اُن کے ساتھ MOU sign نے ministry of national health services pakistan کیا ہوا ہے کیا ہے اور اس کے تحت WHO ہمیں uncertified after every six months ایک certified upon our request financial report ہمیں سال میں ایک سکتا ہے اپنی at the end of tenure financial utilization report دیتے ہیں۔ اور final report دیتے ہیں۔ اس میں مزید میرے بھائی جو پوچھیں گے تو ساری detail ہم اُن سے لے کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میدم۔ جی زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 223 دریافت فرمائیں۔۔۔ (جاری)۔۔۔

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ: 9.10.2019

21 فروری 2020 کو موخر شدہ

☆ 223 میر زابد علی ریکی:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمایہ ہیں گے، مالی سال 2019ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے کل کسر قدر آسامیاں تحقیق کی گئی ہیں ان کے نام اور گریڈ کی مرکزی صحت وار تفصیل دی جائے نیز یہ آسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر صحت:

مالی سال 2019ء کے بجٹ میں ضلع واشک کے لئے تحقیق کردہ آسامیوں کی تفصیل صحیم ہے اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محلہ صحت: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میرزا بدعلی ریکی: جناب اسپیکر! یہاں میں نے دیا تھا 2019-20 question کا کہ پوسٹوں کے نام اور تفصیل دیا جائے، یہاں جناب اسپیکر! یہ جو پوسٹ دیئے ہیں 25 Creation of posts for 25 beded Hospital Shiekh Khalifa Bin Zaid Hospital, Besima creation of posts for RHC Nag Emergency and Trauma Center District Washuk, Creation of New Post of DHO Washuk جناب اسپیکر صاحب! یہ پوسٹ 2019-20 کے ابھی تک یہ appointments نہیں ہوئے ہیں یہ کب ہونگے؟ اس لوگوں کے جو میرٹ کے مطابق جناب اسپیکر صاحب! یہ ہو جائے کم از کم یہ اگر واٹک بسمیہ ہے ناگ ہے یہ پوسٹ میں جلد از جلد fill ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صرف میرے خیال سے آپکے ڈسٹرکٹ کے نہیں ہونگے پورے بلوچستان میں کبھی بھی نہیں ہوا ہو گا۔

میرزا بدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! باقیوں کے ہوئے ہیں خالی واٹک کے رہتے ہیں بالکل، کوہلو کے ہوئے ہیں باقی جگہوں کے بھی ہوئے مگر یہ واٹک کے ابھی تک نہیں ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! جی ہاں۔

پارلیمنٹی سیکرٹری مکملہ صحت: جناب اسپیکر! اس میں پہلی بات تو ہے کہ ابھی complete نہیں ہوئے ہیں posting وغیرہ جتنی بھی ہے، جوئی ہم نے create کئے ہیں اُس پر بھی completion نہیں ہوئی ہے ابھی اور DHO جو، DHQ اکا بن رہا ہے وہ زیر تعمیر ہے وہ جیسے complete ہو گا تو اُسکے بعد postings ہوئیں۔

میرزا بدعلی ریکی: نہیں نہیں میں یہ Question No. 223 کا پوچھ رہا ہوں۔

پارلیمنٹی سیکرٹری مکملہ صحت: جی۔ create posts کی گئی ہے اُسی کا میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ 2019-20 Financial Year کے posts create کی گئی ہے اُن کے ابھی تک جو ہے completion نہیں ہوئی ہے۔

میرزا بدعلی ریکی: یہ کب تک ہونگے جناب اسپیکر صاحب! یہ order کب ہوئے؟

پارلیمنٹی سیکرٹری مکملہ صحت: ڈیپارٹمنٹ کی کوشش ہے کہ جلد از جلد اس کو complete کر لیا جائے۔

میرزا بدعلی ریکی: جی؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جب complete ہو جو ہے advertise کر دیں گے انکو۔

میرزادہ علی ریکی: complete ہو جائے جناب اسپیکر صاحب! یہاں تو یہ Besima کا Hospital بھی شیخ خلیفہ بن زید complete ہے اور رہ گیا یہ ٹرامہ سینٹر اور یہ واشک کا یہ تو وہاں ہے already میں گیا ہوں میرا district ہے میں ہسپتاں کا visit بھی کیا ہے Hospital وہاں تیار ہے، بسیمہ کا بھی تیار ہے شیخ خلیفہ بن زید نے 15 سال پہلے تیار کیا تھا اس کو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو میدم یہی یقین دہانی کر رہی ہے کہ اور پوچھو۔

پارلیمنٹی سیکرٹری مکملہ صحت: میں نے یہی کہا ہے کہ جلد از جلد ڈیپاٹمنٹ یہ ساری جو میدم اور postings ہیں ان کو complete کر لے گا۔ یہ ہو جاتی لیکن چونکہ ہم نے ساری services suspend کی ہوئی تھی Covid-19 کی وجہ سے۔

میرزادہ علی ریکی: باہر حال جناب اسپیکر صاحب! میرا مقصد یہ ہے کہ جلد از جلد اس لوگوں کے order بھی ہو جائیں، میرا مقصد یہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے ریکی صاحب۔ میرزادہ علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 267 دیافت فرمائیں۔

میرزادہ علی ریکی: Thank you Question No. 267 جناب اسپیکر صاحب!

16.1.2020 نوٹ موصول ہونے کی تاریخ:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، مالی سال 2019-2020 کے بجٹ میں ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال واشک کیلئے ادویات کی مدد میں کس قدر رقم مختص کی گئی نیز مختص کردہ رقم میں سے جولائی 2019 تا تا حال جاری کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

پارلیمنٹی سیکرٹری مکملہ صحت: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر صحت:

اس ضمن میں تحریر ہے کہ واشک ایک نیاضلع ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور دیگر ضلعی دفاتر زیر تعمیر ہیں جب ہسپتال کی تعمیر کا کام مکمل ہو گا تو ڈاکٹر، دیگر عملہ اور ادویات کا بجٹ مہیا کیا جائے گا۔

2۔ بسیمہ ضلع واشک کا بڑا شہر ہونے کی وجہ سے حکومت کی خاص توجہ کا مرکز ہے جس میں دوائی کی وافر مقدار اور عملہ تعیناتی بھی شامل ہے۔ اس سال پچاس لاکھ روپے کی ادویات سول ہسپتال بسیمہ کو مہیا کی گئی ہے۔

میرزادہ علی ریکی: جناب اسپیکر! 2019-2020 کے بجٹ میں ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال واشک کے لیے کسی قدر

ادویات دی گئی ہیں، جناب اسپیکر صاحب! واٹک ہیڈ کوارٹر ہے وہاں DHQ Hospital ابھی تک بالکل میں اس میں گیا ہوں میں کہتا ہوں ابھی تک تیار نہیں ہے یہ کب تک تیار ہوگا؟ تمام ڈسٹرکٹ میں DHQ Hospitals بنے ہیں سوائے ڈسٹرکٹ واٹک کے، دوسرا یہ ادویات اُس نے کہا ہے کہ بسیمہ کو میں نے اس سال 50 لاکھ روپے کی ادویات میں نے دی ہیں تو میں نے کہا 50 لاکھ نہیں میں کہتا ہوں 1 لاکھ روپے بھی وہاں آپ کو دوایاں CPEC روڑ کے اوپر ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ کو نہیں ملے گا۔ ہر دن accidents ہوتے ہیں CPEC روڑ ہے وہاں سے یہی route ہے بسیمہ، ناگ، پنجور، تربت گوار در جاتے ہیں ناگ میں بھی حادثات ہوتے ہیں مگر بسیمہ جب لاتے ہیں وہاں نادوایاں ہیں، یا خضدار لیجاتے ہیں یا کوئی نہیں پہنچتے اور وہ راستے میں expire ہو جاتے ہیں یہ جو جواب اس نے دیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ ادویات بجا ہیں بسیمہ، بھی ہے ناگ بھی ہے ماٹکیل میں RHC Hospital بھی ہے BHU Head Quarter DHQ hospital، اگر تیار نہیں ہے وہاں Head Quarter RHC ہے یہ دوایاں وہاں بھی دیئے جائیں، کیوں یہ دوایاں نہیں مل رہی ہیں جناب اسپیکر صاحب! میرا Question یہی ہے آپ سارے ہسپتالوں میں جائیں سول ہے HC ہے کسی hospital میں دوایاں نہیں ہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی آپ بیٹھیں، میڈم اس حوالے سے آپ کیا کہنا چاہتی ہے۔

پارلیمنٹی سیکرٹری محکمہ صحت: جی۔ Medicines کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ ایک تحوڑا سا face problem ہم کر رہے ہیں لیکن بسیمہ کی جہاں تک بات ہے کہ اس کو ہم نے 50 لاکھ کی ادویات مہیا کی گئی ہے MSD کی details کے مطابق وہاں مہیا کی گئی ہیں اب وہاں جو local ڈاکٹرز ہیں یا وہاں جو لوکل administration ہے اُس سے تفصیلات لے کہ مہیا کر دی جائے گی۔ ڈیپارٹمنٹ انشاء اللہ تفصیلی جواب جو ہے وہ present کر دے گا۔ باقی RHC اور BHU کی جوبات کی انہوں نے توہر level کا جو ہوتا ہے اُس میں health care medicines کی list ہوتی ہے ایسا نہیں ہوتا کہ ایک جگہ کی essential list of medicines اگر وہاں نہیں دی جا رہی تو دوسری جگہ دے دی جائے medicine کی provide کی جاتی ہے اُس میں BHU اور RHC کی اپنی اپنی list ہوتی ہے اگر میرے بھائی کو ان کی تفصیلات چاہیے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ MSD سے ہم اسکر اسکر provide کر دیں گے۔

میرزا بدعلی ریکی: بالکل جناب اسپیکر صاحب! یہ تفصیلات، میڈم آپ دے دیں۔ میرا ڈسٹرکٹ ہے میں

گیا ہو وہاں میں کہہ رہا ہوں کہ وہاں ادویات نہیں ہیں یہ خالی جواب آپ لکھ کے ہمیں دیتے ہیں کہ 50 لاکھ کا، بسیمہ، آپ باقی Hospitals کو چھوڑو آپ یہی 50 لاکھ کا proof کریں کہ میں نے بسیمہ میں یعنی 50 لاکھ کی دوائیاں دیتے ہیں، باقی RHC ہے یہ دوائیاں کہاں جاتی ہیں وہاں DHO کا حق بتا ہے وہاں DHO وہاں جائیں نہیں جاتے ہیں، کوئی جانے کیلئے تیار ہی نہیں ہے آخر کہاں جائیں لکھ رہو ہیں؟ اس بدلی یہی ہے آپ لوگ ایسے سوال کا جواب دیتے ہیں اور جواب بھی درست نہیں ہے جناب اپنے صاحب! اس میں ایسا ruling دے دیں اس میں میرا یہ list، یہ list تو میدم کہتا ہے کہ وہاں دوائیوں کا kindly آپ RHC ہے ان لوگوں کا list مجھے دے دیں میں اگر مطمئن ہو گیا ٹھیک ہے، میں list مطمئن نہیں ہوا آپ لوگ خود جا کے check کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو اس پر میڈم نے بتا دیا ہے پھر بھی آپ کی تسلی کیلئے میں میڈم کو یہ کہتا ہوں کہ اس پر مکمل تفصیلات منگوا کر ہمیں دے دیا جائے۔

میر حمل کلمتی: جناب اسپیکر! میڈم یہ بتائیں کہ پچھلے سال میں دو ایسا جو بجٹ میں رکھی گئی تھی وہ آیاں purchase ہو کے ہپتا لوں میں پہنچ گئیں ہیں یا اس سال تک آج 4 مہینے اس بجٹ کو نزد رکھنے ہیں اور یقین کریں کہ Hospitals میں ایک injection اپنی جگہ ایک iodine بھی نہیں ہو گی وہاں flagyl بھی نہیں ملے گی آپ کو disprin بھی نہیں ملے گی تو یہ صورتحال ہے میڈم اس کی وضاحت کریں کہ ہمارے ہپتا لوں میں کب تک دو ایسا آئیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری مکملہ صحت: جناب اسپیکر! اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ جو MSD کا process ہوتا ہے وہ پورے ایک protocol کے ساتھ چلتا ہے اور اگر چھٹلے کی یہ بات کریں کی اگر procurement کی بات کر رہے ہیں تو وہ ابھی 2019-20 financial year کی ہو چکی ہے ابھی، اور suspended اس لئے تھی میں جیسے ابھی کہا کہ Covid کی وجہ سے ہماری ساری parallel services suspend ہوئی تھی کیونکہ ہم Covid کی emergency کو deal کر رہے تھے۔ اس کی procurement complete ہو چکی ہے اور ابھی انشاء اللہ بہت جلد جو یہ سارے RHCs، BHUs کو provide کرواد رہے ہیں وہاں کے جو medicines گے جہاں تک یہ دوائیوں کی بات کر رہے ہیں ہر DHQ ہمیں وہاں کے جو requirement ہوتی ہے اینی MSD کے مطابق list یعنی administration کو ایک بھیجتی ہے کہ

ہمارے ہاں ایک other than the essential medicine کی requirement ہے تو وہ اُسکے حساب سے ہی provide کی جاتی ہے ایسا نہیں ہوتا کہ ہر DHQ کو medicine list میں گئے تو یہ تفصیلات اور یہ technical چیزیں اگر میرے بھائی کو same medicine چاہیے تو details the department can provide that in consultation with

-MSD

میر جمل گلمتی: میں نے بھی MSD اور DHO صاحبان سے list submit کروائی ہے بچھے سال بھی کرائی اور اس سال بھی لیکن دوائیاں ہمیں نہیں پہنچی، میری میدم سے ہے کیونکہ health facilities کسی کی جان بچانا ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میدم نے جو ہے اس پر۔

میر جمل گلمتی: اس حوالے سے MSD کے process کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا جو نظام تھا اُس میں Deputy Comissioner کے کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا add ڈسٹرکٹ ناظم purchasing خود کرتے تھے اور within a month medicines purchasing ہو گیا ہے بچھے سال بھی جام صاحب نے کہا کہ ہم نے mechanism ہے اور ہم districts کو یہ fund کرے گی purchasing کی گاڑیاں جاتی ہے اور time پر دوائیاں پہنچیں گی، MSD کا تو یہ ہے جناب اسپیکر! جب تک ہم MSD کی گاڑیاں جاتی ہے آج 11 سال سے میں member parliament ہوں جب تک میں انکو واپسی کا ساڑھے تین چار لاکھ fuel نا دو اور ہماری دوائیاں نہیں لاتے، وہ میں اپنے جیب سے as a MPA دیتا ہوں بلکہ کوئی گورنمنٹ فنڈ نہیں ہے ہمارے پاس تو اُس کے حوالے سے میری ان سے request ہے کہ انکو district کے حوالے کریں Deputy Comissioner جو اُس ضلع کا head ہوا ہے اُس کو یہ ذمہ داری دیں تاکہ اُسکی، کیونکہ district کو سنبھالنا سارے departments کو Deputy Commissioner کا کام ہوتا ہے تو اس Division Commissioner کا کام ہوتا ہے اور Commissioner کا کام ہوتا ہے اور DHO میں ہر کسی پہنچ نہیں ہوتی ظاہری بات ہے MS یا DHO روزانہ اپنے district کو چھوڑ کر MSD کے پہنچ نہیں بھاگ سکتے، میری میدم سے request ہے کہ اس کو، اسکا کوئی ایسا mechanism بنائے جس سے بروقت لوگوں کو ہم facilitate کر سکے، جس طرح میں نے

پچھلے session میں آپ کو کہا تھا کہ رات کے اندر ہرے میں جس دن بارش ہوئی موبائل pregnancy case light گوارڈ میں attend کیا گیا ہے اور یہ تو ہماری اور اس اسمبلی کی اور ہماری گورنمنٹ، مطلب اس صوبہ کی ایک توہین ہے کہ لوگ وہ چیزیں viral کریں اور ہم دیکھتے رہے اور اسی طرح یہ صرف گوارڈ کا issue ہے پورے بلوجستان کی بھی حالت ہے میں پورے بلوجستان کی بات کروں گا میں بالکل پہلے بھی کہہ چکا ہوں میں خود چشم دید گواہ ہوں چیف منٹر کے اتحال کے hospital کا میرے سامنے وہاں ایک بچی فوت ہو گئی وہ سارے دیکھے، واقعی خامیاں ہے یہ چیزیں ہے health کا بالکل system تو ہمارا بالکل تباہ ہو کے رہ گیا ہے clips سے تو روز۔ ہم یہ فیصلہ کریں کہ یہ سارے پیسے جس طرح مجھے تو یاد نہیں ہے گوارڈ کا کوئی patient کا گوارڈ میں attend ہو رہا ہے روزانہ کبھی ambulance کو fuel دینا ہے، کبھی کوئی کرایہ کی گاڑی کپڑنی ہے patient کو کراچی پہنچنے، کل بھی گوارڈ کے ایک pregnancy case جو کراچی لے گئے انہوں نے نہیں لیا اور اس کو آغا خان Hospital نے بامجبوری آخر میں لے لیا اور ایک گھنٹے کا بل تمہارا یا سائز ہے تین لاکھ روپے وہ والد کہاں سے سائز ہے تین لاکھ روپے لائے گا اپنی بچی کیلئے، اور بچی بھی ایک death ہو گئی اس کے جڑواں بچے ہوئے اگر یہی نظام ہے تو کیوں نا پورے بلوجستان کے پیسے ہم private Hospitals کو دے دیں تو کم از کم ہمارے لوگ تو suffer نہیں کریں ہمیں اتنا پتہ ہے کہ ہم اس ہسپتال جائیں گے ہمارا اعلان ہو گا، لیکن ہم اپنے ہسپتالوں میں جاتے ہیں ہمیں فوراً refer کیا جاتا ہے، یا تو تربت میں ایک دو private hospitals ہیں وہاں یا تو ہمیں کراچی کے private ہسپتالوں میں refer کیا جاتا ہے اس کا کوئی آپ بھی جناب اپنکر! فیصلہ کریں میرے خیال سے گورنمنٹ کے بس کی بات نہیں ہے اگر گورنمنٹ اس معاملے میں sincere ہوئی تو آج پہلے تو کہتے تھے کہ پچھلی حکومتوں نے کچھ نہیں کیا آج ڈھانی سال ہو گئیں ہیں ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح جام صاحب نے بات کی کہ بلوجستان کیلئے ہم development چاہتے ہیں ہم لوگوں کو facilitate بھی کرنا چاہتے ہیں لوگوں کی سب سے بڑی facilitate ہم اس کو تکریں گے جب ہم انکی جانیں بچائیں گے اس کے بعد ساری چیزیں ہیں سب سے پہلے ہم نے لوگوں کو health system دینا پڑے گا اس کے بعد pure drinking， آج آپ کو بتا دوں پچھلے دس دن سے اور ماڑہ کے لوگ آج اچھی بات ہے کہ سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ماڑہ میں دس دن سے بھلی اور پانی کے مسئلہ پر لوگ احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں پانی وافر مقدار میں پڑا ہے بھلی ہے پھر کیوں؟ جیونی میں چار مہینے سے پانی نہیں ہے 80 اور ہزار کی آبادی ایک قطرہ

پانی وہاں نہیں ہے میرے خیال سے میں ابھی تک ان دفتروں کے 100 دفعہ چکر لگا چکا ہوں، پانی کی کوئی کمی نہیں ہے صرف administration کی کمی ہے اور آپ کی توسط سے جام صاحب تو چکے گئے ہیں ضروراً پنے میں میری آواز سن رہے ہوئے میں کہتا ہوں کہ گوادر میں جتنے میں PHE کا عملہ بیٹھا ہوا ہے اور ماڑہ room میں خاص طور پر جیونی اُن کوفوری طور پر ان کے خلاف کوئی action لیا جائے اور ماڑہ کے خلاف تاکہ لوگوں کو ہم پانی دے سکے پانی موجود ہے ہم نہیں دے رہے ہیں لوگ ہڑتال کر رہے ہیں، میرے خلاف اور حکومت کے خلاف ظاہر ہے میں MPA میں انکمانا نہ ہوں لیکن میں روزانہ یہاں آ کر کہتا ہوں اُس پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس کیلئے کوئی آپ، آپ ہی کوئی ruling دے کہ بھائی لوگوں کو پانی دینا ہے کہ نہیں ہے؟ اگر نہیں دینا ہے تو آپ ہمیں بتادیں ہم اپنے لوگوں کو گوادر کے سے اٹھا کے کسی اور شہر میں جا کے آباد ہو جاتے ہیں جہاں پانی ہو۔ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی لانگو صاحب۔

میرا خیر حسین لانگو: جناب اسپیکر! دیکھیں! ہمارا 2019-2020ء کا financial year ختم ہو چکا ہے۔ ہم پورے ایک سال میں جیسے میڈم نے کہا کہ covid کی وجہ سے operations روک دیے گئے۔ covid کی وجہ سے جو ہسپتاں میں رش تھا جو لوگوں کو دوایوں کی ضرورت تھی اُس وقت تو ہم نے دیے نہیں لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں بلوچستان میں اموات ہوئی ہیں۔ جو اس وقت رپورٹ نہیں ہوئی ہے۔ آپ کے ہسپتاں میں bed خالی نہیں تھے۔ آپ نے MSD کے حوالے سے وہ purchasing نہیں کی۔ اب یہ 2020-2021ء میں جو بجٹ رکھا گیا ہے دوایوں کی purchasing کے حوالے سے یہ کیا ہم 2022ء میں خریدنے جائیں گے۔ جناب والا یہاں اگر فرداں ہے تو وہ governance کا فرداں ہے۔ یہاں معاملات چیزیں وہ اسی طرح پڑی ہوئی ہے لوگ یہاں اپنے دوسرے معاملات میں لگے ہوئے ہیں کہ راستے ڈھونڈتے ہیں companies کے ساتھ dealing کے حوالے سے معاملات کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تمام چیزیں late ہو رہی ہیں تو 2019-2020ء جون سے پہلے پہلے ہسپتاں کو یہ بجٹ پہنچ جانا چاہیے تھا، یہ دوایاں پہنچ جانی چاہیے تھی۔ ہم نے financial year ختم کر دیا۔ میڈم سے میری یہ request ہے کہ یہ دوایاں اور اس بجٹ میں جو پیسے MSD کے لیے رکھے گئے ہیں یہ دوایاں کب تک وہ ہسپتاں میں پہنچائیں گے ذرا اس کی بھیوضاحت کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت: جناب اسپیکر بالکل میرے مختتم بھائیوں نے صحیح کہا ہے اور ہم بھی release کرتے ہیں کہ MSD کے process es میں بہت سارے flaws ہیں۔ بہت ساری

ہیں we accept that shortcomings اور اسی کو دور کرنے کے لیے کوشش کی جا رہی ہے۔ اور honorable CM since he is the minister incharge of health regular meetings کے جو معاملات ہیں اُس میں بہت زیادہ interest بھی لے رہے ہیں اور ہماری system کے سلسلے میں ہو رہی ہیں۔ اور اُس میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کیا بہتر سے بہتر ہو سکتا ہے جو efficient ہو اور لوگوں کو medicines time پر پہنچے۔ کیوں کہ ہم جو بھی strategy یا جو بھی سسٹم ہم بناتے ہیں اُس کا end result ہم یہ چاہتے ہیں کہ اُس کا outcome جو ہو دیہ ہو کہ لوگوں کو بروقت دوائیاں ہسپتالوں میں مل جائیں۔ اُس کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں یقیناً آپ کے پاس کوئی suggestions ہو آپ ضرور آکے ہمارے ساتھ share کرے تاکہ یہ جو system ہم develop کرنا چاہ رہے ہیں اُس میں ہم بہتر طریقے سے اُس کو ڈولپمنٹ کر سکے۔ medicines کی financial year کا ہے تو جو 2019-2020، کی تو procurements کی بات میرے بھائی نے خود ہی کی تو یہ بھی ایک point ہے جس پر ہم بہت زیادہ اس وقت focus کر رہے ہیں۔ کہ ہم یہ جو معاملات پہلے چلے یا جیسے چلتے تھے وہ اب دیسے نہ چلے۔ ہم نے یہ بات کی ہے ہم صرف reputable companies کو ہی دیکھیں گے جو کہ ان کی bidding processes یا international companies میں quality medicine provide گے۔ اور جو ہمیں compromise دے گا ہم اُس پر cost low کو provide کر رہا ہے۔ ہم یہ دیکھیں گے اب کہ ہمیں high quality medicine کو provide کر رہا ہے۔ تو یہ update ہے اس سلسلے میں ہاں ہم بالکل کوشش کر رہے ہیں کہ shortcomings کو دور کر سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلے میڈم سب سے پہلے بس یادویات کی فراہمی کی کوشش کرے جتنا بھی جلد ہو سکے یہ یقینی بنائیں۔ جناب احمد نواز صاحب آپ اپنا سوال نمبر 243 دریافت فرمائیں۔

حاجی احمد نواز بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! سوال نمبر 243۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کا جواب موصول نہیں ہوا؟

حاجی احمد نواز بلوچ: یہ میں نے 29-11-2019 کو بھیجا ہے۔ کرونا سے پہلے اور اس کے علاوہ جناب اسپیکر! اسی کے موضوع پر اخبار میں تراشہ آیا ہے کہ اسی ہسپتال کے لیے انہوں نے پوٹھیں بھی announce

کی ہیں، جب کے یہ بے نظیر ہسپتال غوث آباد سریاب میں ہے یہاں تک جس department نے تعمیر کی ہے وہ ابھی تک مکمل صحت کو handover بھی نہیں ہوئی ہے۔ اور اس کی پوستیں announce ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں اس پر کہتے ہیں کہ مکملہ جلد از جلد اس پر ہمیں جواب بھیج دیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! یہ ہسپتال کوئی آج سے دس سال پہلے بناتا تھا building بنی تھی اور یہ کیوں اس hospital میں کام نہیں ہوا ہے اور یہ کیوں health department کو حوالے نہیں کیا جا رہا ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب یہ جواب hospital ہے جس کا احمد نواز بھائی نے سوال کیا ہے یہ کوئی 10 سال پہلے یہ تعمیر ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ Chair address کریں زیرے صاحب! آپ اس طرح direct نہیں بول سکتے۔ آپ مجھے بتا دیں جو بھی ہوئیں پھر ان سے پوچھوں گا۔

جناب نصراللہ خان زیریے: تو اس حوالے سے آپ بتائیں دوسری بات جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے محترمہ سے یہ پوچھنا چارہ تھا کہ میرے حلقہ انتخاب میں کوئی basic health unit 9 ہم نے بنائے شاندار buildings وہاں موجود ہیں۔ 19-2018 کے بجٹ میں وہ پوستیں منظور ہوئی ہیں۔ لیکن اب تک وہ پوستیں کہاں گئی اس بارے میں آپ معلومات کریں میں بھی آپ کے office آ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! اس پر جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ تو ہم لوگ department کو یہ کہتے ہیں کہ اس پر جلد سے جلد ہمیں مکمل جواب بھجوادیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اختر حسین لانگو صاحب آپ اپنا سوال نمبر 264 دریافت فرمائیں۔
میرا ختر حسین لانگو: question number 264

264☆ جناب اختر حسین لانگو: نوٹ موصول ہونے کی تاریخ۔

31.12.2019 کو موثر شدہ 21 فروری 2020

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی سنڈیکن ہسپتال اور بولان میڈیکل یونیورسٹی میں میڈیکل ویسٹ رفتال کی نیلامی کی جاتی ہے نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل ویسٹ رفتال کو تلف کرنے کی غرض سے قائم کر دہ ویسٹ پلانٹ بھی تاحال غیرفعال ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت: اس ضمن میں تحریر ہے کہ حکومت بلوچستان مکمل صحت نے سول ہسپتال کیلئے ویسٹ رفتال کی

مشینری بتوسط گورنمنٹ میڈیکل اسٹورڈ پو بلوچستان خریدی ہے اس میں ایک عدسوں ہسپتال میں لگائی جاتی تھی جس کو ادارہ ماحولیات نے مریضوں کے بہبود اور بہتری کی غرض سے ہسپتال کے احاطے میں لگانے سے منع کیا ہے۔ اور بولان میڈیکل کالج کمپلیکس ہسپتال کے پیچھے احاطے میں نصب کیا ہے جو کہ ٹھیکیار کو ایک سال کے ٹھیکہ پر دیا گیا ہے اور اس کے فضلا جات کو نیلام نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی نیلام کرنے کا ارادہ ہے۔

میرا خڑھیں لانگو: جناب اسپیکر! اس question کے جواب کو میں نے ابھی یہاں بیٹھ کے پڑھا ہے میرے خیال میں یہاں اس سے پہلے بھی ایک دن میں نے اپنے سوال میں کہا تھا کہ یہ اسمبلی کی ذمہ داری بنتی ہے اور بحیثیت Custodian of the House یا آپ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس طرح کی چیزوں پر اسمبلی بھی نوٹس لے اور departments کو تنبیہ بھی کریں۔ جناب والا! یہ جو جواب مجھے یہاں دیا ہے یہ سریحاً غلط جواب دیا ہے انہوں نے وہاں جو پلانٹ لگا ہوا ہے وہ ابھی بھی وہاں اُس میں چھوٹی موٹی خرابی کر کے انہوں نے بند کر دیا اور hospital ابھی بھی یہ جو تمام اُن کے medical wastes ہیں وہ ابھی auction کر رہے ہیں۔ اور یہی medical wastes جناب اسپیکر! میں اس House کے توسط سے آپ کے اور اس House کے notice میں لانا چاہوں گا جو غیر معیاری medical instruments جو ہمیں بازار میں available ہیں۔ جو دونوں numbers packings آپ کے جناب روڈ کے تمام میڈیکل اسٹورز بھرے پڑے ہیں اُن میں سے ناقص طریقے hygiene کے بغیر یہ تمام چیزیں یہاں سے یہ لوگ اٹھاتے ہیں اور یہ لے جا کے بازار میں مارکیٹ میں چھوٹی چھوٹی پلانٹس لگا کے ان کو simple dho کے دوبارہ repack کر کے یہ تمام syringes آپ کے جو ہیں اُن کے needles ہیں اُن کی جو pipes ہیں یہ تمام چیزیں دوبارہ انہی میڈیکل اسٹوروں پر بک رہے ہیں۔ صرف اوپر کا جو پلاسٹک ہے جو پینگ ہے اُن کی وہ صرف change کر کے نئے سرے سے اُن کو پیک کر کے ان تمام کو دوبارہ ہم پر بیجا جا رہے ہیں جو انتہائی خطرناک چیز ہیں جناب اسپیکر! میڈم چونکہ اس وقت ذمہ داری being a doctor کی اُن کو دی گئی ہے وہ خود ایک ڈاکٹر ہے اور health department کا کوچھی طرح سمجھتی ہے کہ یہ تمام چیزیں یہ جو اس طرح تھیں ہے ہیں ابھی بھی آپ یہاں سے ایک کمیٹی بنائے میرے ساتھ چلے آپ کے یہ جو سبzel روڈ کے جتنے کباری والے ہیں اُن تمام میں اگر یہ reuse میں نہ آ جائیں۔ چونکہ یہ انسانی زندگیوں کا معاملہ ہے اس سے کوئی بھی انسانی الیہ جو ہے وہ جنم

لے سکتا ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مکملہ صحت: جناب اسپیکر صاحب! میرے بھائی نے جو چیزیں point out کی ہیں۔ ہم نے note کر لی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ہم investigation کر لیں گے اور جو بھی required actions ہونگے انشاء اللہ جلد از جلد وہ لے لیا جائے گا اور ذمہ داران جو بھی ہوئے ان کو سخت سزا دی جائے گی۔

حاجی احمد نواز بلاوج: جناب اسپیکر! میرے سوال کامیڈم نے جواب نہیں دیا۔ مجھے تسلی نہیں دی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ اس پر میں نے بتا دیا کہ جواب صحیح دیں۔ بس میں نے آپ کو تسلی دے دی۔ آپ کو میری تسلی سے تسلی ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 299 دریافت فرمائیں۔

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ - 18.8.2020

☆ 299 جناب نصراللہ خان زیرے:

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

مکملہ صحت کو کرونا وائرس کی مد میں اب تک کل کس قدر فنڈ موصول ہوا نیز موصول کردہ فنڈ زجن جن مددات میں خرچ کیے گئے ہیں کی مدد وار تفصیل بھی دی جائے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: question number 299 محترمہ ابھی تک اسکا جواب نہیں آیا ہے یہ کیا ہے۔ میں نے کرونا سے متعلق پوچھا تھا کہ اب تک کتنا فنڈ موصول ہوا، کتنا خرچ ہوا اسکی تفصیلات دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی میدم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: محترم اسپیکر صاحب! اس question کو defer کیا جائے کیوں کہ جو میرے بھائی نے مانگی ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ ان کو تفصیل اساری ہمیں جو فنڈ زجے release ہوئے وہ بھی اور جہاں جہاں expenditures ہوئے وہ بھی ہم نے expenditures کے لیے DG office کو لکھا ہوا ہے وہاں سے جیسے ہی ساری details آجائیں گی تو ہم ان کو provide کر دیں گے۔ کیوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ایک بالکل جامع قسم کا جواب جو ہے وہ دیا جائے تاکہ اس میں ابہام کوئی نہ رہے۔ تو اس کو defer کر دے next time کے لیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ دو سوال جن کے جواب موصول نہیں ہوئے ہیں جتنا جلدی ہو سکے ان کا جواب سمجھجوادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: احمد نواز صاحب نے جو سوال کیا ہے اُس میں ہم نے اس hospital کا دیکھا ہے ہمارے پاس اس کی کوئی record کوئی موجود نہیں ہے۔ a this is still a private hospital. اور ہمارا جو بے نظیر ہسپتال ہے اُس کی ساری چیزیں الگ ہیں یہ ہسپتال ہمارے ریکارڈ میں کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔

حاجی احمد نواز بلوج: یہ اخبار کا تراشہ میرے ساتھ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب: آپ ایک بار معلومات کردے اگر نہیں تھا تو پھر آپ ان کو بتا دیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جی ہاں there are two hospitals of the same name. اس لیے میں کہہ رہی ہوں کہ کوئی confusion ہوا تو ہم مزید کچھ لیں گے اس کو انشاء اللہ تعالیٰ۔
جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب: آپ چیک کر لیں اگر نہیں تھا تو پھر آپ یہاں hard copy میں بھجوادیں تاکہ ہمارے ساتھ ریکارڈ میں موجود ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جی ہاں بالکل مہیا کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب: جی شناہ بلوج صاحب آپ اپنا سوال نمبر 207 دریافت فرمائیں۔

جناب شناہ اللہ بلوج: question number 207

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ - 20.9.2019

☆ 207 جناب شناہ اللہ بلوج:

12 اگست 2020 کو موخر شدہ

کیا وزیر نیزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 19-2018 کے دوران وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈز سے کن کن صوبائی وزراء کی سفارش پر سڑکوں اور ریسٹ ہاؤسز کی مرمت اور بھالی پر کل سقدر رقم خرچ کی گئی ضلعوار تفصیل دی جائے نیزانہ کاموں کا ٹھیک جن جن ٹھیکیداروں کو دیا گیا اُن کے نام بمعہ ولدیت کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر یحکمہ خزانہ:

سال 19-2018 کے دوران وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈز سے سڑکوں اور ریسٹ ہاؤسز کی مرمت اور بھالی پر کوئی فنڈ ریلیز نہیں کیا گیا۔

تاہم مندرجہ ذیل سڑکوں اور ریسٹ ہاؤسز کی مرمت اور بھالی کیلئے ریگولر بجٹ سے فنڈ ریلیز کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ضخیم ہے اسے بھی لا سہریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

بہاں تک ٹھیکیداروں کی تفصیل کا ذکر ہے اُس کیلئے معزز ممبر سے درخواست ہے کہ اُس کیلئے متعاقہ مکمل مواصلات و تعمیرات سے سوال کیا جائے کیونکہ ٹھیکیداروں کی تفصیلات مکمل خزانہ کے پاس نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کا جواب تو table ہو چکا ہے اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو بتا دیں۔

جناب شناع اللہ بلوچ: sir دیکھئے یہ سوال آج سے کوئی پورے ایک سال بعد، یہ ایک دو دفعہ تو انہوں نے جواب نہیں دیا۔ ایک سال کے بعد اب جواب موصول ہوا ہے وہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ اُس میں آپ ذرا دیکھ لیں کہ یہاں جو reply مجھے انہوں نے دیا ہے۔ اس کے تحت لگتا یہ ہے کہ بلوچستان میں 33 اضلاع نہیں ہیں بلکہ بلوچستان میں صرف دواضلاع ہیں۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے اگر کسی اور کو یہ دیکھ لیں۔ یہ جواب 207 پڑھ لیں 7 کروڑ 67 لاکھ 45 ہزار روپے خرچ ہوئے، میں نے یہ سوال دریافت کیا تھا کہ یہاں ہمارے پاس کچھ accounts ہیں اس کو کہتے ہیں ایک تو یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی صوابدیدی فنڈ اور پیئے، دوسرا ایک ہمارے پاس ہے جس کو ہم کہتے ہیں add A one roads ایک کبھی جواب ہے وہ بھی ذرا آپ کو میں بتاؤں گا۔ آپ کی دلچسپی کے لیے ابھی ہم صح سے یہ بات کر رہے ہیں میڈم بیٹھی ہوئی ہے health کے حوالے سے کہ ہمارے ہاں ventilator کے پیسے خرچ نہیں ہوئے۔ میڈیں دو سال سے ہم خرید نہیں سکے۔ ہم اپنی ماڈل کو زچگی کے دوران جو اموات ہوئی ہیں اُن کا شکار ہونے سے بچانہیں سکے۔ کل پرسوں خاران کی ایک بوڑھی ماں ایک خاندان اپنالے آئی تھی تو یہاں جس طرح جمل نے کہا کہ مناسب نہیں ہے بتانا کہ روزانہ ہم اپنی جیب سے کتنے غریب لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ جب میں نے پورے کوئی کے ہسپتالوں میں کہا کہ ایک private hospitals میں 8 سے 9 ہزار روپے expenditure per day اُس کا hospital میں ventilator نہیں تھی کرائے ہیں، وہ اپنی بھیڑ کریاں تھی کرائے ہیں پورے کوئی کے کسی hospital میں ventilator نہیں تھا۔ خاران میں تو ہے ہی نہیں۔ divisional headquarter hospital ہے۔ یہ پورے بلوچستان میں نہیں ہے۔ یہ کرونا آیا سوال کا جواب نہیں آیا ہے۔ ساڑھے 6 ارب روپے بلوچستان میں تین سے چار مہینے میں خرچ کر دیے گئے کہ hospitals renovate کا infrastructure health ہوئے، ہماری آنکھوں میں آنسو آتے ہیں کہ کوئی بھی غریب شہری جب یہاں کسی ہسپتال میں جائے اور اُس کو یہ یقین ہو کہ جی میں یہاں اگر میں کوئی میں ہوں مجھے کوئی دوائی چاہیے اگر نشاء بلوچ میرا MPA نہیں ہے، حمل نہیں ہے

میں کسی MPA,MNA کو نہیں جانتا میں اس شہر میں survive کر سکوں۔ میں حفاظ آپ کو کہتا ہوں کہ یاد وہ فیملی سڑک پر بھیک مانگ رہی ہوگی یا لوگوں کے دروازے کھٹکھٹاتے رہیں گے۔ sir تھوڑا order کرے۔ لیکن اُس کے باوجود آپ جب دیکھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے جب renovation کی بات آتی ہے فرجوں کی بات آتی ہے repair کی بات آتی ہے۔ بلوچستان کے دو districts میں ڈیڑھ سے دو مہینے میں ساڑھے 7 کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ تفصیل ہے کوئی اور district نہیں ہے کہ چلو یہ ہمارے بھی renovation کر دینے ہمارے بھی guest houses اور buildings بنادیتے۔ خدا تو دیکھنے والا ہے کوئی نظام system ہے۔ یہ آپ کے سامنے جناب والا! ہے میرے خیال میں میرے اور colleague اس پر بات کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ under act A1 روزہ روزہ ہم اپنے district جاتے ہیں 6 سے 8 گھنٹے کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ ہم اپنے سڑکوں کا 2،3 سال سے ہم کہہ رہے ہیں PSDP میں ڈالیں وہ نہیں ڈالتے ان کے لیے rehabilitation ہے ان کا renovation ہے ان کی تھوڑی بہت یہ جو کسی add سے جو ہے repair کا پیسہ ہے وہ دیدیں۔ وہ جناب والا! نہیں ملتا آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اس 2018ء اور 2019ء میں موی خیل کو 1 کروڑ 57 لاکھ روپے ملے ہیں۔ صرف 5,6 districts میں جن میں چاغی ہے 1 کروڑ 72 لاکھ باقی جو ہے بیلہ ہے جمل مگسی ہے اور سبیلہ خوش قسمت ہے 4,5 districts میں ہیں۔ اچھا بہار آئے ہماری قسمت میں ویسے ہی 30 لاکھ تھے 30 لاکھ تک pending میں ہیں۔ اس میں آئے یہ دیکھئے ایک table سا بنا ہوا ہے تین object classification BE 2018,19 released balance additional کالم ہیں اُس کے بعد آتا ہے جناب والا release total اب آپ balance میں release میں جائیں release میں خوش قسمت district چاغی ہے دوسرا خوش قسمت district ہر نائی ہے تیسرا خوش قسمت district جمل مگسی ہے پھر موی خیل ہے اور پھر ایک سبیلہ ہے یہ پانچ district کے پیے under act A1 میں release ہو گئے۔ باقی ڈیڑھ دو سال میں وہاں بھیڑ کریاں رہتے ہیں خاران میں جناب والا واشک میں تو بھینس رہتے ہیں جناب والا! باقی چار پانچ districts میں انسان رہتے ہی نہیں ہیں وہاں گاڑیاں چلتی ہی نہیں ہیں وہاں سڑکیں ہے ہی نہیں یہ جناب والا! آپ ہمیں بتائے کبھی کبھی ہم پر ناراض ہوتے ہیں کہ ہماری اچھی حکمرانی ہے آپ ہماری تھوڑی بہت ہمیں یہ سارے facts دیکھا لیں گے۔ یہ تاریخ کا حصہ بنتے جا رہے ہیں خدا واحد شاہد ہے ہم اپنے سڑکوں پر ابھی جانہیں سکتے ڈیڑھ سے دو سال میں نہ health کی

کا کوئی کام ہوا نہ PHE کا آرہا ہے نہ جو ہمارے roads کے آرہے ہیں۔ میں پتہ نہیں کوئی repair کرتا ہے آپ ہم سے کوئی تعصب کرتا ہے خدا کے systematically ہمارے سے کوئی discriminate کرتا ہے آپ ہم سے کوئی تعصب نہ کریں اس add میں جناب والا آپ لیے کرے۔ لیکن اُس میں ہمارے جو شہری ہیں ان کے ساتھ تو تعصب نہ کریں اس add میں جناب والا آپ ذرا دیکھے آپ کی رولنگ چاہئے کہ اس add میں آپ دیکھے ذرا آپ اس پر تو کم از کم وزیر صاحب نہیں ہے آپ اس پر تو رولنگ دے سکتے ہیں۔ کہ جو وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے سائز ہے 7 کروڑ روپے میں کیوں صرف district میں رہا اس کی وجوہات مجھے اسمبلی میں چاہیے بیشک وزیر صاحب نہ ہو دوسرا بات یہ ہے کہ under A1 ہے اس کے تحت جو ہمارے releases نہیں ہوئے ہمیں additional fund نہیں دیا گیا اُس وجوہات یہ کوئی discriminate کیا گیا ہے۔ کوئی وجہ تو ہوگی جناب والا یا تو انہوں نے کوئی سروے کیا ہوگا کہ یہاں گاڑیاں نہیں لوگ نہیں رہتے ہیں ان کی سڑکیں اچھی ہیں تو یہ سوال ہم جب بھیجتے ہیں۔ اُس کے پچھے ایک مقصد ہوتا ہے میرا مقصد ہی ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے تحریری طور پر یہ بتا دیا جائے کہ بھی ہمارے ضلعوں میں انسان نہیں رہتے بھیڑ کبریاں رہتی ہے۔ ہم خاموش ہو جائیں گے ہم یہ تسلیم کر لیں گے لیکن یہ رولنگ آپ کی طرف سے جانی چاہیے منٹری کو finance C&W کو اور وزیر اعلیٰ کے office کو کہ یہ جو discrimination ہوا ہے اس کی بنیادی وجہ کیا ہے۔ یہ جناب والا! میں چاہتا ہوں کہ آپ آج رولنگ دیدیں بیشک منٹرنیں ہے میں اپنے سوال سے مطمئن ہوں یا نہ ہوں سوال اب ہمارے پاس آگیا ہے منٹر صاحب ہوتے بھی اُس نے کوئی بڑی تیر نہیں مارنا تھا۔ یہ facts ہے ہمارے سامنے اور ہم نے بتا دیئے تو یہ کہنا چاہ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس سے متعلق آپ نے منٹری کوئی demand کی کہ ہمارے علاقے میں A1 کے لیے کوئی ضرورت ہے روڈ کے حوالے سے!

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب والا! یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ ایک procedure ہوتا ہے سال میں جتنے پیسے جمع ہوتے ہیں یہ تمام district کو یہ دیکھے یہاں formula کے تحت طے پاجاتا ہے۔ اُس کو 30 لاکھ اس کو 40 لاکھ اس formula کے تحت automatically ہمارے پڑے ہوئے ہیں 30 لاکھ جناب والا! release نہیں کئے۔ بھیجے نہیں ہے ہم کوئی demand نہیں کریں ملکہ demand کرتا ہے repair کا 30 لاکھ اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن دیکھے باقی districts میں ڈیڑھ کروڑ دو کروڑ ہو سکتے ہیں یہ ہمارے district کے لے جا کے اس میں additional district کا بھی ایک کالم بنایا ہے

انہوں نے جس کو 30 لاکھ سے بڑھ کر پھر 1 کروڑ مزید بھی دیدیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کسی غریب district کا جو ہے حق اٹھا کے کسی دوسرے district کو دیدیا۔ جس طرح PSDP میں بھی یہی ہو رہا ہے ہم کہہ رہے ہیں کہ بھی ایک district میں 11 ارب روپے کی سڑکیں اور پل بن رہے ہیں دوسرے district میں اس کے کوئی connect کرنے والے روڈ کے لیے 30 کروڑ روپے 40 کروڑ روپے خاران احمدوال کے لیے رکھنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ تو یہ discrimination ہے اسی کے against تو ہم لوگ کوثر گئے ہیں کہ otherwise government justify کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس سوال کو اگلے سیشن کے لیے defer کرتے ہیں۔ اس میں منسٹر بھی آجائیں گے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: منسٹر کچھ نہیں کہیں گا سرد یکھے آپ اس وقت custodian ہے آپ اس وقت ایک حج کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حاجی نور محمد مژر (وزیر محکمہ پی ایچ ای و بی و اسا): جناب اسپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ سوال یہ کرتے ہیں اور پھر ساتھ law کو ملے دیتے ہیں کم از کم اپنے سوال کرے تاکہ ہم اسی کا جواب دیں۔ آپ نے پوری گورنمنٹ کو چیلنج کر دیا اس کا مقصد یہ ہے یہاں کوئی نظام بھی نہیں ہے تو اس سے پہلے بھی تو حکومتیں گزری ہیں۔ تو آپ ذرا کم از کم to the point آجائیں جو سوال کرتے ہیں اس کا ہم جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: میں اس پرولینگ چاہوں گا Head A1 سے ہمارے release نہیں ہوئے اس کی بنیادی وجہ اور جن جن کو additional district ملا ہے اس کی وجہات اس اسمبلی میں تحریری طور پر آنے چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ 7 کروڑ وزیر اعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے دو district میں تین میں جو باقی دوست بھی اسی کی تفصیل بتائیں گے۔ اس پر جو ہے ہمیں بتایا جائے کہ باقی districts میں کوئی rest districts کے houses guest houses renovation کے لیے نہیں تھے تو یہ ایک پہچان ہے governance کا پہچان ہے صرف آپ پانچ سے چھ districts کو بلوچستان کے آپ focus میں رکھنا چاہتے ہوں باقی districts کے لوگوں کے ساتھ آپ کو کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی دیکھیں اس پر منسٹر جاؤئے گا اس کے لیے defer کر دیتے ہیں۔

میرزا عبدالرکی: دیکھیں جس طرح ثناء صاحب نے فرمایا سردار صاحب یہ دیکھے چاغی والبند ہیں، چاغی تفتان، چھتر چاغی، یہ بلوچستان خالی چاغی ہے۔ باقی district نہیں ہے جناب اسپیکر دوسرا صفحہ میں دیکھیں

جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چاغی پاکستان کا میرے خیال سے district ہے۔

میرزاد علی ریکی: یہ دیکھئے تقریباً اس میں سے 14 ایکٹس district چاغی کے آتے ہیں 14 ایکٹس جو rest house ہے باقی بلوچستان میں بھی میں کہتا ہوں rest house ہے سب جگہوں میں اُن کو بھی آپ لوگ فنڈ دیدیں اور واشک کا تین ہے یہ تینوں میں سے جناب اسپیکر صاحب! 1 کروڑ 23 لاکھ اور 20 ہزار ایک روپیہ کا وہاں کام نہیں ہوا ہے ان rest houses میں جناب اسپیکر صاحب! ایک روپیہ کا یہ دیکھئے سر یہاں لکھا ہوا ہے missing facilities furniture corporate یہ دیکھئے جناب اسپیکر صاحب! یہاں ایک روپیہ کا پتہ نہیں ہے C&W department نے اسکے پیسے کہاں لے گے ہیں کس XEN نے کھالیا بھی ہمارے chief justice ہمارے نج وغیرہ آگے بسمہ میں تو انہوں نے اس rest house میں جا کر دیکھ لیا وہاں وہ لوگوں کے لئے قابل رہائش بھی نہیں تھی۔ کہتا ہے بھی یہ پیسے کہا گئے ہیں۔ کچھ بھی نہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ کے knowledge میں یہ لانا تھا۔ thank you سر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 287 دریافت فرمائیں؟

جناب نصراللہ خان زیرے: question نمبر 287۔

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ - 5.3.2020

☆ 287 جناب نصراللہ زیرے:

12 اگست 2020 کو موخر شدہ

کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ کا ذیلی ادارہ لوکل آؤٹ فنڈ گزشتہ دس سالوں سے غیرفعال ہے جبکہ دیگر صوبوں میں مذکورہ ذیلی ادارہ فعال ہے اور احتسابی عمل میں ایک موثر کردار بھی ادا کر رہا ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ذیلی ادارہ کن وجوہات کی بنا تا حال غیرفعال ہے نیز مذکورہ احتسابی ادارہ کی بحالت کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیری گلمخانہ:

(الف) جی ہاں مکمل لوکل آؤٹ فنڈ کو آؤٹ یئر جزل آف پاکستان نے اپنے حکم نامہ مورخہ 02 مارچ 2009 کے تحت اپنے تفویض شدہ اختیارات کے تحت آؤٹ فنکشن کرنے سے روک دیا تھا۔ باقی صوبوں سے رابطہ کر کے

معلومات لی جائیگی کہ وہاں لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کس حیثیت میں کام کر رہے ہیں تاہم پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ اور سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کو لوکل کونسلز کے کے اختیارات حاصل ہیں۔ Pre-Audit

(ب) محکمہ لوکل آڈٹ فنڈ کا قیام 1972 میں لایا گیا تھا اور انھیں اختیارات تفویض کئے گئے تھے کہ یہ بدلیاتی اداروں اور دیگر خود مختار اداروں جو حکومت بلوچستان سے گرانٹ لیتے ہیں ان کے حساب کتاب کی جانچ پڑتا ہے آڈٹ کریں تاہم آڈیٹر جزل آف پاکستان کے اعلامیہ کے ذریعے 02 مارچ 2009 کو لوکل آڈٹ فنڈ کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ محکمہ خزانہ کے ماتحت دفاتر کو پری آڈٹ فناشن کی حوالگی میں مانع امور و روزگری معلومات سے متعلقہ آڈیٹر جزل، اکاؤنٹنٹ جزل اور کنٹرولر جزل آف اکاؤنٹس کو مراسلہ جات ارسال کیے گئے ہیں جنکا جواب موصول ہونا باقی ہے۔

میر حمل گلمتی: جناب اسپیکر! آپ اس پررونق دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے اس پررونق دے دی منتظر آئیں گے وہ اپنا موقف پیش کریں گے۔ اگر آپ لوگ مطمئن نہیں تھے پھر میں اُسی time روونگ دوں گا۔

میر حمل گلمتی: جناب اسپیکر! آپ دیکھیں 1 کروڑ 23 لاکھ 50 ہزار روپے کے carpet اور refrigerator اور continer پورے بلوچستان کے سارے rest house میں ڈالنے تھے کہ یہ تو ظلم ہے ہم پانی کے لیے پیسے مانگتے ہیں نہیں ملتے ہیں دوائیاں نہیں ملتی ہیں اس طرح ہورہا ہے اس صوبے میں 5 کروڑ روپے صرف ایک district کے rest house کو صرف دیا گیا ہے۔ اور وہی rest house اچھا renovation of rest house at dalbandin house بار بار آپ ان کو دیکھئے نا چاہیے اچھا house renovation of circuit house dalbandin یہ supplying and furnising of circuit house dalbandin ایک سال ایک ہی rest house پر چار چار دفعہ پیسے اور ہمارا اپنی rest house دس سال سے گرا ہوا ہے کوئی 10 لاکھ روپیہ بھی نہیں دیتا۔ دوسرا آپ روڑوں کو بھی دیکھئے لیں گواہ 50 لاکھ پتہ نہیں 50 لاکھ تربت 50 لاکھ release اچھا دوسرے جن کے لیے 30 لاکھ روپے رکھے رکھے گئے ان کو 40 لاکھ کی جگہ ڈیٹریٹر کروڑ دیئے گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اذان شروع ہے۔

(خاموشی۔ وقفہ برائے مغرب اذان)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیرے صاحب!

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اب آپ خود دیکھئے لیں آج health متعلق سوالات
health minister صاحب ہے ہی نہیں محترم وہ پارلیمانی سیکرٹری ہے ابھی خزانہ متعلق سوالات ہے
آج خزانہ کے وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے C&W متعلق سوالات ہیں وہ ہے نہیں اتنی bad governance کے آپ سمجھ ہی نہیں آرہا ہے ابھی یہاں سوال ہورہا ہے جواب وہاں کوئی نہیں دے رہا ہے
کسی کی یہ responsibility ہے نہیں کوئی وزیر صاحب کس کو پتہ بھی نہیں ہے سوال بھی تم کرے جواب بھی
ہم دیدیں۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایک rest house پر ایک سال میں تین دفعاً اس پر کام ہوا ہے
ایک district میں خود خداری اتنا بڑی کرپشن اتنا بڑا۔ آخر آپ constodian ہے آپ ہمارے حقوق کے
محافظ ہو as اسپیکر اب یہاں کی عوام 1 کروڑ 23 لاکھ لوگ ہیں وہ بیچارے جس طرح کہا گیا ہے کس ہسپتال
میں یہ سول ہسپتال میں جا کر دیکھئے اتنا bad management اتنا بری حالت ہے کہ آپ سوچ نہیں
سکتے۔ یہاں یہ حالت ہے اور دوسرا جانب یہاں کوئی وزیر جواب ہی نہیں دے رہا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کافیوں
پر جوں تک نہیں رینگتی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اگر جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو اس کو defer کر دیتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! آپ request اسٹر اسپیکر آپ رولنگ دیدیں کہ
جس دن جس وزیر صاحب کے سوالات ہیں اس وزیر کو ہر حالت میں موجود ہونا چاہیے۔ جب اجلاس ہوتا ہے
ہمارے سوالات آ جاتے ہیں۔ اس دن وزیر صاحب غائب ہوتے ہیں وہ ہمارا سامنا نہیں کر سکتے وہ یہاں کی
عوام کا سامنا نہیں کر سکتے بس بیٹھے ہوئے ہیں کرپشن میں لگے ہوئے ہیں۔ دس کے دس انگلیاں اُن کی کرپشن
میں ہیں اس حکومت کو جس کو جو ملے وہ پیٹ میں ڈال دیتے ہیں۔ request اجنب اسپیکر! اتنا بے بسی نہیں
ہونی چاہیے۔ اسپیکر ابھی کوئی وزیر صاحب نہیں ہے ساری کریساں خالی پڑی ہیں یہ کوئی حکومت ہے اجلاس بھی
حکومت نے بلا یا ہے سوالات ہم کرتے ہیں یہاں کوئی ہوتا نہیں ہے ابھی ایسے جناب اسپیکر ایک اجلاس پر
لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے یہ سارے ممبران آتے ہیں gallery بھری ہوتی ہے
پولیس والے باہر ڈیوٹی دیتے ہیں یہاں وزیر صاحبان کو پرواہی نہیں ہے۔ اس پر آپ رولنگ جاری کریں جب
ہر دن وزیر کو حاضر ہونا چاہیے۔ لیکن جس دن جس وزیر صاحب کے سوالات ہوں اُس کو پابند کیا جائے کہ وہ بیٹھے
اور وہ ضمنی سوالات کے ہمارے جوابات دیں۔ یہ ہمارا حق بتا ہے یہ کوئی بادشاہت نہیں ہے کہ جو آ کر بیٹھ گیا کرسی

پر بادشاہ بنایا جھاہے یہ جمہوری حکمرانی ہے کوئی banana بریاست تھوڑی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یزیرے! جی۔

میر حمل کلمتی: جناب اسپیکر! ایسا کرے جس دن وزیر صاحبان کے سوالات ہو آپ سیکرٹری صاحب کو کہہ اپنے اُس سے تاریخ fix کریں۔ آیا اسی تاریخ کو آ سکتا ہے پھر اسی دن اجلاس بلا لیں، بہتر ہے کیوں پیسے ضائع کر رہے ہیں۔ سارے ہم بھی اتنے دور سے آتے ہیں اپنا وقت ضائع کر کے چلے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسٹر ذیش کیا مسئلہ ہے آپ کے منٹر صاحبان سیکرٹری صاحبان آپ تو حکومت کے اُس پر جواب دیتے۔

جناب ذیش کمار: اسپیکر صاحب! ہمارے قائد نواب جام کمال خان صاحب کا بیہاں vision ہے کہ تمام مسٹرز کو بیہاں موجود ہونا چاہیے۔ اور ایک بات سنیں میں یہ آپ کو surety دیتا ہوں کہ ہمارے تمام مسٹرز آئینے۔ ایک بات سنیں تو صحیح میں بولتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ بھی تشریف رکھیں کارروائی کی طرف آتے ہیں زادبعلی ریکی صاحب آپ تشریف رکھیں زادبعلی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 216 دریافت فرمائیں۔

5.3.2020 ☆ 216 میرزادبعلی ریکی:

کیا وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع واشک میں سمشی تو انائی اور ڈیزیل انجن کے ذریعے عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے والے واٹر سپلائی اسکیمات کی کل تعداد کتنی ہے تفصیل دی جائے نیز ڈیزیل انجن پر چلنے والے اسکیمات پر آمدہ اخراجات کی ماہ و سال وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ:

ضلع واشک میں محکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر بندوبست ڈیزیل سے چلنے والی اسکیمات کی تعداد 10 ہے اور سمشی سے چلنے والے اسکیمات 3 ہیں۔

ڈیزیل سے چلنے والی اسکیمات کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر 1۔ واٹر سپلائی اسکیم واشک ٹاؤن بورنر 1

نمبر 2۔ واٹر سپلائی اسکیم واشک ٹاؤن بورنر 2

نمبر 3۔ واٹر سپلائی اسکیم واشک ٹاؤن بورنر 3

نمبر 4۔ واٹر سپلائی اسکیم سولدان

نمبر 5۔ واٹر سپلائی اسکیم ٹینگر

نمبر 6۔ واٹر سپلائی اسکیم شاہو گڑی

نمبر 7۔ واٹر سپلائی اسکیم اولڈ جنگیان

نمبر 8۔ واٹر سپلائی اسکیم نکو

نمبر 9۔ واٹر سپلائی اسکیم اڈو

نمبر 10۔ واٹر سپلائی اسکیم نیوجنگیان

محکمانہ بند و بستی اسکیمات پر سالانہ اخراجات 5.200 ملین ہے اور ماہانہ 0.433 ملین ہے۔

میرزا بدھی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! question نمبر 216 آپ کا defer ہو گیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محکمہ خزانہ کے دونوں سوالات جو ہے defer کیے جاتے ہیں اگلے اجلاس کیلئے محکمہ خزانہ کے۔

میرزا بدھی ریکی: جناب اسپیکر صاحب یہاں پر جواب آیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ مطمئن ہو۔

میرزا بدھی ریکی: نہیں مطمئن نہیں ہوں جناب اسپیکر صاحب! واشک میں یہ جو question میں نے کیا ہے minister صاحب اور سکریٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں، صالح صاحب واشک میں بھی رہے ہیں بحثیت ڈپٹی کمشنرواشک کو دیکھا ہے اس نے بھی یہ جو واٹر سپلائی واشک ٹاؤن بورنمبرون ہے آخر ٹینک تک جناب اسپیکر صاحب! ایکسین ایس ڈی او منسٹر صاحب کے پاس میں آیا ہوں آپ کے آفس آیا ہوں ایکسین اگر ایک سال سے اس کا آرڈر ہوا ہے۔ ایک دن وہاں پر نظر نہیں آیا واٹر سپلائی اسکیم سارے واشک ٹاؤن کی بند ہیں۔ ایس ڈی او وہاں پر نہیں ہے یہ جو ڈیزل کے پیسے ہیں یا وہاں پر 1,2 اسکیم solar کے ہیں یہ سارے بند ہیں کئی بار سکریٹری صاحب کے پاس گیا ہوں application دیا ہوں واشک کے وفد ساتھ کے وہاں اس کے آفس میں گیا ہوں میں نے کہا سکریٹری صاحب واشک کے وفد آپ کے پاس آئے ہیں خدارا ان لوگوں کا پانی کا مسئلہ حل کریں۔ یہ ایکسین وہاں کیوں بیٹھا نہیں ہے شیر محمد ہیں پتا نہیں کہاں کا ہے آج تک اس نے واشک کا شکل بھی نہیں دیکھا ہوا ہے واٹر سپلائی اسکیم بند پڑے ہیں ایس ڈی او وہاں پر نہیں ہے منسٹر صاحب آپ خدارا میں آپ کو دعوت دیتا ہوں واشک کا آپ اور سکریٹری صاحب آجائیں وہاں پر عوام سے خود ملیں۔ اگر آپ کہتے ہیں عوام کو یہاں کوئی آپ کے آفس پر بھی لاوں گا سکریٹری صاحب کے ساتھ ملیں گے اور آپ کے ساتھ بھی ملیں گے یہ

پینے کا پانی بہر حالاں لوگوں کا مسئلہ حل کریں منظر صاحب اور آپ اس میں ایکشن لے لیں اس نالائق ایکسین ایس ڈی او کو وہاں بیٹھتے نہیں ہیں گورنمنٹ آف پاکستان اس کو پیسے بھی دے رہا ہے fuel کے حساب سے پیسے بھی دے رہا ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے ہے وہاں بیٹھتے کیوں نہیں ہے اور وہاں پہ پانی کا مسئلہ کا ہے کیوں حل نہیں کرتے اور یہ جو پیسے ہیں یہاں لکھا ہوا ہے سالانہ 52 لاکھ یہ 52 لاکھ نہیں میں کہتا ہوں سال کا ایک لاکھ روپے بھی وہاں پہ خرچ نہیں کرتے ہیں منظر صاحب آپ میرا جواب دیں

وزیرِ محکمہ پی انجی اولی و اسما: جی جناب اسپیکر! ہمیں معلوم تو نہیں ہے یقیناً از ابد ریکی صاحب ایک معزز رکن اسے ہے تو میں ان سے یہ لٹجاؤ کرتا ہوں کہ آپ ڈی سی صاحب کے ذریعے ہمیں ایک letter بھیجوادیں واقعی ہمارے ایک ایکسین وہاں پہ غیر حاضر رہا ہے تو انشاء اللہ ہم ان کو explanation call کر دیں گے اس کو ہم پابند کر دیں گے پابند نہ ہوا تو ہم اس کو ٹرانسفر کر دیں گے جو کوئی اور dutiful آفسر ہے اس کو ہم بھیجوادیں گے انشاء اللہ۔

میرزا علی ریکی: آپ کو اللہ نے منظر بنایا ہے آپ نے جواب دے دیا بالکل انشاء اللہ ڈپٹی کمشنر واٹک آپ کو letter بھیجے دے گا عوام کا ایک وفد آپ کے پاس انشاء اللہ لا و نگا آپ اس کو سن لیں اگر یہ واٹر سپلائی سکیم فعال تھے چل رہے تھے بالکل ٹھیک میں نہیں کہتا ہوں کہ میرے request پر آپ بحیثیت منظر پورے بلوچستان کے ایک ایماندار شخص کو وہاں پہ بھیج دیں وہاں پہ بیٹھے انشاء اللہ پانی کا مسئلہ عوام کا حل کریں thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 297 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: منظر اسپیکر question نمبر 297 میں نے یہاں پوچھا تھا کہ میں کی ڈیم پر تاحال کس قدر فیصد کام ہو چکا ہے تفصیل دی جائے میں نے پوری تفصیل مانگی ہے۔ ابھی میرے پر اس کا جواب بڑا مختصر سا منظر صاحب نے بہت تکلیف کی ہے، منصوبے پر جاری کام physical progress اب تک 34.8 فیصد ہو چکی ہے۔ مجھے منظر صاحب یہ بتائیں کہ آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر! کوئی میں پانی کی بہت شدید قلت ہے اور بہت سارے علاقوے ایسے ہیں کہ وہاں کوئی ٹیوب ویل نہ PHE کا ہے نہ واسا کا ہے overall کوئی میں water table نیچے جا رہی ہے کوئی پانچ ہزار سے زائد private اور اور سرکاری یہاں ٹیوب ویل ہیں آپ کا واسا PHE، irrigation، QDA، BDA اور زمینداروں کے جناب اسپیکر! کوئی کے لئے ہمارے حکومت کے دور میں ہم نے یہ میں ڈیم کا سلسہ شروع کیا تو

آپ ڈھائی سال گزر گئے ڈھائی سالوں میں اب تک منشہ صاحب مجھے بتائیں کے منگی ڈیم کس کس phase پر کس حد تک کام ہوا ہے کیا کیا ہوا ہے وہاں ان کے پاس پ لائنوں کا کیا مسئلہ ہے میں ڈیم پر کام کتنا ہوا ہے یہ مختلف phases ہیں اس کی تفصیل میں نے مانگی ہے۔

وزیر یحکمہ پی اتھج ای وبی واسا: جی جناب اسپیکر! یہاں سوال ہے کہ کس قدر کام ہوا ہے کتنا فیصد کم ہوا ہے اتنا short سوال آپ نے کیا ہے تو اس کا جواب آپ کو مل گیا جہاں تک detail کی بات ہے بے شک آپ detail ہم سے اگلے اجلاس میں ہم آپ کو دیں گے بہت سی کارروائی ہوئی ہے 34 percent خاص طور منگی ڈیم پر کام ہو چکا ہے اور lining ہو ہے اور ہماری تقریباً کافی water tax بن گئے ہیں تقریباً اگر آپ اگلے اجلاس میں ہم سے کوئی detail طلب کر لیں تو ہم آپ کو detail دے دیں گے کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس پر کوئی progress نہیں ہو رہا ہے کام نہیں ہو رہا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ٹھیک ہے اگلے اجلاس میں یہ سوال پورے تفصیل کے ساتھ منگی ڈیم کے بارے میں اس ہاؤس کو فراہم کی جائے thank you

وزیر یحکمہ پی اتھج ای وبی واسا: بالکل مل جائیں گے انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس سوال کا تو آپ کو جواب مل گیا ہے یا اس کے لیے نیا question پھر آپ لائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نیا question پھر تین ماہ بعد آئے گا اسی کو defer کر کے خود منشہ صاحب نے کہا اگلے اجلاس میں ہم تمام تفصیلات دینے گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جو آپ نے سوال کیا تھا اس کا جواب آپ کو مل گیا

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں میرا سوال تفصیل کی میں نے بات کی جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کے لیے نیا سوال submit کروادیں تشریف رکھیں دمڑ صاحب ملک نصیر شاہوی صاحب آپ اپنا توجہ دلانوں کے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر میرے خیال سے جتنے بھی سوالات تھے جتنے وزراء میرے خیال میں غیر حاضر بقیمتی سے صرف دمڑ صاحب یہاں پا ایک سوال کے لیے حاضر تھا اس کا بھی جواب تفصیل سے نہیں آیا جس طرح آپ نے کہا کے۔

وزیر یحکمہ پی اتھج ای وبی واسا: غیر حاضر ایک فاتحہ پہ بیٹھا ہوا ہے دوسرا شاید کسی کام اُس کا

آیا ہو گا اس طرح نہیں ہے کہ۔۔۔۔۔ application

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: یہ پہلی دفعہ نہیں ہے ہر دفعہ اسی طرح ہوتا ہے وزیر خزانہ تو میرے خیال جس طرح آج وہ موجود نہیں ہے دوسرے بہت سارے سوالات ہیں ان کے جوابات بھی اس طرح چونکہ یہ اہم مسئلہ ہے اسی لئے جتنے بھی وزراء بیٹھے ہوئے ہیں اگر وزیر اعلیٰ اپنے chamber میں بیٹھ کر دیکھ رہا ہے تو اس کے لیے بھی چونکہ میں کہتا ہوں کہ جناب اسپیکر صاحب! کوئی مارکیٹ کمیٹی انتخابات گزشتہ دنوں ہوئے ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرا خیال سے اس کو بھی defer کر دیتے ہیں۔

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر نہیں ہے۔

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: وزیر نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! میں اس پر بولوں گا، مجھے معلوم ہے کہ اس نے کس جگہ پر زمینیں خریدی ہیں وہ کس مقصد کیلئے خریدی ہیں آج میں نے اس سے پہلے منشی صاحب کے نوٹس میں اس کے دفتر میں لا یا کہ خدارا جو ہے اس کوئی کیسا تھا یہ ظلم نہیں کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! بھی کوئی کیسا تھا ظلم یہ ہے کہ منشی صاحب جس وقت یہاں ہمارے دوستوں نے کہا کہ جب پی ایچ ای آپ نے اسی نوے لوگوں کو سنبھاوی اور زیارت کے علاقے والے واسا اور پی ایچ ای میں یہاں لگایا اس دن آپ موجود نہیں تھے آج آپ کے دوسرے وزیر بھاگے ہوئے ہیں اور آپ اس کا جواب بھی غیر مطمئن طور پر دے رہا ہے ۔۔۔ مدخلت۔۔۔۔۔ ایک منٹ آپ نے بولا میں نے سنائیک منٹ جناب اسپیکر صاحب! اس کو روکے۔۔۔ مدخلت۔۔۔۔۔

وزیر محکمہ پیلک ہمیلتھ انجیسٹر مگ اور واسا: جناب اسپیکر! جہاں تک کوئی کسی بات ہے کوئی کسی شخص کا نہیں کوئی ہمارا capital ہے کوئی پورے بلوجستان کا capital ہے یہاں ہر کسی کا حق ہے ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کوئی کوئی کوئی اپنا جا سکیا دنہ سمجھنے کوئی کسی کی جا گیر ہے۔

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: دمڑ صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ بدقتی یہ ہے جناب اسپیکر صاحب دمڑ صاحب خود بھی زمیندار ہیں کل اگر زیارت کیلئے کوئی کمیٹی بن جائے وہاں کوئی مارکیٹ بن جائے زیارت میں تو ساری دنیا جہاں کے لوگوں نے زمینیں خریدی ہیں اس اسمبلی کے ہمارے دوستوں نے بھی وہاں رہائش کیلئے زمینیں خریدی ہیں چھوٹے موٹے زمینداری وہاں پر فارم بنانا چاہتے ہیں کل اگر ہمارے ان دوستوں میں سے وہاں زیارت کی اس مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین یہاں کا کوئی بندہ ہو تو اس کو برداشت کریگا۔۔۔۔۔ (مدخلت۔۔۔۔۔ شور۔۔۔۔۔ مانیک بند)

جناب ڈپٹی اسپیکر: دمڑ صاحب! تشریف رکھیں۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جناب آپ نے فلور مجھے دیا ہے وہ بار بار مداخلت کر رہا ہے آپ اس کو بٹھائیں وہ سنے بعد میں بات کرے۔ تو پھر آپ زیارت کیلئے اس کو برداشت کریں گے نہیں کریں گے جناب اسپیکر صاحب! یہ تو کوئی کے لوگوں کی بُقْتی ہے چونکہ یہ دارالخلافہ ہے لوگ زمینیں بھی خریدتے ہیں کاروبار بھی کرتے ہیں جہاں ملازمین کی بات ہوتی ہے جو بھی یہاں کسی بھی محکمے کا وزیر بن جاتا ہے وہ سارے ملازم یہاں اپنے علاقے کے لوگوں کو لاتے ہیں۔ ابھی بُقْتی یہ ہے کہ 80 سے 90 لوگ یہاں سنجاوی آپ کے اسی محکمے میں واسا اور پیلک ہیلٹھ میں زیارت اور سنجاوی کے لوگ لائے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اس سے پہلے میں نے ایک سوال بھی لایا تھا کہ کتنے ایسے لوگ ہیں جو دوسرے ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہاں کوئی میں کام کر رہے ہیں واسا اور پی ایچ ای کے اس میں تو 8 خواتین بھی نکلے یہاں چوکیدار ہیں۔ ہمارے ٹوب ویلوں پر وہ تو اسی کے محکمے تھے جناب اسپیکر صاحب! جس نے بھی بھرتی کیا لیکن ہمارا خیال تھا کہ شاید اس کے بعد ہمارے وزیر صاحب سدھر جائیں گے جو پہلے زیادتیاں ہوتی رہیں وہ روکیں گی۔ بُقْتی یہ ہے کہ یہ ہمارے اس وزیر کا جواب دے رہا ہے جو زراعت کا وزیر ہے اور وہ خود نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! یہ بندہ ژوب کا ہے اس کا نام حیات مندوخیل ہے یہ یہاں زمین کا کاروبار کرتا ہے مجھ سے زیادہ اس کی زمینیں ہو گئی میرے خیال میں کوئی میں دوسرا یکڑ زمینیں یہاں مشرقی بائی پاس سبی روڈ مغربی بائی پاس کچھ سریاب میں مل ملا کے ہو سکتا ہے اس کا پانچ سوا یکڑ زمین ہو۔ لیکن اس نے کاروبار کی purpose پر خریدی ہے، یہ یہاں پر کاروبار کر رہا ہے ہاؤسنگ اسکیم بناتا ہے ڈی سی اس کو verify کرتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے اس کے نام پر زمین ہے جب کہ اس کے شناختی کا روپ کراچی اور ژوب لکھا ہوا ہے وہ کوئی مقامی زمیندار کس طرح بن سکتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ تلفی ہے میں اس فلور پر کہنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! اگر حکومت اس طرح غلط کام کریگا اگر حکومت اس طرح کی حرکات کریگا تو میں آج بحثیت یہاں کا ایک مقامی زمیندار اور زمیندار ایکشن کمیٹی کا چیئرمین اور اس کے علاوہ جو ہے اس حلقوے کا جہاں ہماری مارکیٹ ہے میں اس کا نام نہ بھی ہوں وہاں سے میں elect ہوا ہوں۔ میں اس فلور پر کہتا ہوں کہ ہم اپنی ایک اور مارکیٹ کمیٹی بنائیں گے ان کے ہرنا کے پر اپنے لوگ بیٹھائیں گے کہ حکومت نے جو غلط کام کیا ہے تاکہ اس پر سبق سیکھے اور جناب اسپیکر صاحب! اگر اس پر خدا نخواستہ کوئی واقعہ پیش ہوگا تو اس کا جو ہے ہمارے یہ وزیر ہماری حکومت اس کی ذمہ دار ہو گی میں اس فلور پر کہنا چاہتا ہوں اور پرسوں میں نے کوئی مقامی زمینداروں کا جلاس بلا یا ہے اس میں ہم یہ فیصلہ کرنے جائیں گے اگر یہ فورم اس

کوئی نہیں روکتا یہاں غلط کام ہوتے رہیں گے اور ہم اس طرح غلط جوابات دیتے رہیں گے۔ ابھی اس نے جواب دینے کے بعد میرے خیال میں اپنی گپ شپ شروع کیا ابھی نہیں سن رہا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ پیغام میں نے اپنے منسٹر صاحب کو بھی دیا ہے کہ خدا کیلئے آپ کس طرح گدھے کو گھوڑا بنا کر پیش کریں گے وہ بندہ جس کا یہاں شناختی کارڈ نہیں ہے وہ بندہ جس کا یہاں کوئی ٹیوب ویل نہیں ہے وہ بندہ جس کا کوئی کاریز نہیں ہے وہ بندہ جس کا قبرستان نہیں ہے وہ بندہ جو یہاں زمینداری نہیں کر رہا ہے، آپ کس طرح زمینداروں کی حق تلفی کر کے جو ہے یہاں چیزیں مین لگا کے کیونکہ اس کی آپ سے دوستی ہے۔ اس طرح دمڑ صاحب سے بھی دوستی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ سب سے پہلے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے منسٹر اس کا جواب دیدیں چونکہ یہ ہم مسئلہ تھا میں نے ضروری اس پر بات کرنا تھا ہاں کوئی کوئی voter list میں بھی اس کا نام نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ تین چار چیزیں لائے وہ اپنے آپ کو proof کرے بدستمی سے عدالتوں کا جو process ہے وہ اتنی طویل ہے کہ گزشتہ دور میں بھی جو مارکیٹ کا چیز مین آیا تھا وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا تھا اس کی بھی ایک اچھی زمین جو ہے یہاں کوئی میں نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! اس پر منسٹر اگلی دفعہ آجائیں گے تو۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جب ہم نے اس کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تین سال تک لگے رہے اس نے دیکھا کہ چونکہ ہماری عدالتوں کا process بہت لمبا ہے، میرے خلاف کوئی کورٹ میں جائے گا اس کی بھی میرے خیال میں تین سال لگیں گے بہر حال میں نے اس فلور جو کہہ دیا ہم زمینداروں کا اجلاس بلا کیں گے اس پر سوچھیں گے اگر حکومت اس طرح کرتا ہے متوازی مارکیٹ کمیٹی بنا کیں گے ان کے تمام ناکوں پر بیٹھائیں گے اور ہم اس کو خود سنبھالیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔

وزیرِ محکمہ پیک ہیلتھ انじمنٹ نگ اور واسا: جناب اسپیکر! بات تو یہاں چیز مین کمیٹی کی ہو رہی تھی جہاں تک میری معلومات ہیں اس کا طریقہ کاری ہے کہ یہاں کا زمیندار ہونا چاہیے اور یہ بندہ یہاں کا زمیندار ہے اور پھر DC اور ایگریکلچر ان کی verification کرتے ہیں۔ ان کا لوکل ضروری نہیں ہے نہ یہاں کا شناختی کارڈ ان کا لازمی ہے اور ابھی میرے معزز رکن نے اس سوال کی آڑ میں کوئی ایک دو باتیں کیں واسا کے متعلق واسا میں میں نے نئی appointment نہیں کی ہیں یہ جب سے واسا یہ بی واسا تھا پھر جب بی واسا، کیو واسا بن گیا اس وقت سے اس میں کم سے کم دو ہزار بندے لگے ہوئے ہیں تو واسا rules یہ ہیں کہ پورے بلوچستان

سے لوگ apply کر سکتے ہیں اور میرٹ پر آسکتے ہیں تو میرے خیال میں واسا کے دو ہزار کے قریب ملازمین میں سے پانچ سو ملازمین میرے خیال میں کوئی نہ کے ہوں گے اور پندرہ سو ملازمین باہر کے ہیں یہ صرف میرے دور میں نہیں یہ پریکٹس ماضی میں بھی ہوتی رہی ہے۔ ہر حکومت جو بھی حکومت آئی ہمارے جو موجودہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کی حکومت میں میرے آنے سے پہلے ہمارے نصر اللہ زیرے کی حکومت رہی تو اس نے کم سے کم ایک دن میں چار سو appointment کیئے۔ چار سو میں سے دو سو بندے قلعہ سیف اللہ کے appoint کے ہو گئے۔ تو اسی طرح میرے خیال میں جو بھی منسٹر رہا ہے جس حکومت کی منسٹری یہاں رہی ہے تو انہوں نے اپنے علاقے کو زیادہ prefer کیا ہے میرے جو appointment ہوئی ہیں وہ کم سے کم دس ڈسٹرکتوں سے اس دفعہ لوگ لیے گئے ہیں میرٹ پر تو ٹھیک ہے۔ پانچ دس اگر کوئی زیارت کے لوگ زنسٹر لے میں جب زنسٹر آیا تو اس وقت زیارت کے لوگ تقریباً کوئی آدمی آبادی کوئی shift ہوئے تو وہ بھی ایک قسم کی کوئی کمی ہی رہائشی ہیں لیکن واسا rules نہیں ہے کہ اس کیلئے خونخوا کوئی کے مقامی اور لوکل ہو تو یہ ان کیلئے خدمت میں عرض ہے کہ کم سے کم کوئی غلطی نہیں ہوئی اگر آپ کے بندے نہیں آئے ہیں میرٹ پر وہ ایک الگ بات ہے۔

میراختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! یہ میں نے پہلے دن اس فلور پر یہ مسئلہ اٹھایا ہے جناب والا جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ پرانے تھے جناب والا وہ صحیح کہہ رہے ہیں یہ پرانا ایک کیس ہائی کورٹ میں چل رہا تھا۔ یہ ایسا ہے جو پرانی list اور ہائی کورٹ میں جمع ہے میرا کیس بھی میں نے ہائی کورٹ میں جمع کیا ہے اس پر بھی پیشی ہو گئی ہائی کورٹ کے سامنے بھی ان کیستھم وہاں اپنا کیس لڑینگے جناب والا وہ تمام list جو ہے وہ ہائی کورٹ میں بھی اس وقت یہ لوگ پیش بھی ہوئے واسانے لکھ کر دیا کہ ہمارے ملازمین surplus ہیں ہمارے پاس تنخوا ہوں کیلئے پیسے نہیں ہیں اور جناب والا اس list میں جو ایک کمیٹی بنی تھی اس کمیٹی کے کوئی تین چار بندے ریٹائر بھی ہو چکے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ابھی ان سے back date دختنے لئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک مر بھی گیا ہے جناب والا، دوسرا وسا کا اپنا Act یہ کہتا ہے کیونکہ یہ کیوں نہ کہتا ہے وسا Act میں یہ کہتا ہے کہ اس میں جو 1 clause سے 14 تک اس میں اس ضلع کے مقامی لوگ لگیں گے اور اس پر ہائی کورٹ کی ایک judgement ہوئی ہے جناب اسپیکر اس میں ہائی کورٹ بھی اپنے اس فیصلے میں یہ کہہ رہا ہے کہ 1 سے 14 تک اس ضلع کے لوگ لگیں گے تو جناب والا ایک تو وہ list میں violation یہ ہوا کہ جو اس کیس کے دوران ہائی کورٹ کے ریکارڈ میں جمع ہے جیسے ہائی کورٹ نے ان کو appointment کی اجازت دی کہ اس کو آپ مکمل decide کر لے مجھے میں آنے کے بعد وہ پوری کی پوی list change ہو گی یہ جو بندے

ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر! ان میں سے کسی نے وہاں کاغذات جمع نہیں کروائے تھے کوئی بندہ ٹیکسٹ نہیں دیا کسی بندے نے انٹروینیٹس دیا جن بندوں نے ٹیکسٹ انٹرویندیے تھے جن کا کیس کورٹ میں چل رہا تھا ان میں سے ایک بندہ بھی appoint نہیں ہوا ہے پہلا پوائنٹ ان کا یہ ہے دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ جناب والا کہ 1 سے 14 تک واسا کا اپنا Act کہہ رہا ہے منشی صاحب نے شاید اپنے مکملے کا Act پڑھانہیں واسا کا اپنا Act جو کیوں واسا ہے جو 2011 میں Amend ہوا ہے اس میں وہ Act خود کہتا ہے کہ 1 سے 14 تک ڈسٹرکٹ کوئی کے لوکل اور ڈویسیکل لوگ لگیں گے جیسے ملک نصیر صاحب نے کہا کہ کیا چوکیدار کی پوسٹ پر جو ٹیوب ویلوں کی چوکیداری کرتا ہے اب آپ خواتین کو چوکیداری کی پوسٹ پر بھرتی کریں گے جو ٹیوب ویلوں کی چوکیداری کریں گے۔ اسی طرح جناب والا ہمارا جو یہ نواب نوروز خان اسپورٹس کمپلکس ہے اس میں پچھلے ادوار میں یہی غلطیاں کی گئیں کوئی 260 کے قریب ہمارے پاس چوکیدار اور مالی اس وقت یہاں سے تخلو ایں لے رہے ہیں لیکن جب آپ پر جائیں گے جب آپ onground جائیں گے وہاں پر آپ کو دس بندے پر نظر نہیں آئیں گے۔ اب یہ جو لوگ منشی صاحب نے بھرتی کیے کل یہ آپ کو واسا میں duty کرتے ہوئے نظر نہیں آئیں گے۔ ہاں البتہ زیارت میں کسی کے باغ میں بزرگی کرتے ہوئے ہوئے میں گے آپ کو کسی کے گن میں آپ کو ملے گا کوئی کسی کی گاڑی چلا رہا ہو گا ڈرائیوری کرتے ہوئے آپ کو ملے گا تو جناب والا ان بیچاروں کو وہاں سے یہاں خوار کر کے لوگوں کا حق جیسے ملک نصیر نے کہا کوئی کوئی لاوارث نہیں ہے ہم 9 ایم پی ایز ہیں یہاں سے جناب والا 19 ایم پی ایز 13 ایم ایز، ہم نے ہائی کورٹ کا دروازہ بھی کھلکھلایا ہے اور ضرورت پڑی تو ہم اپنے لوگوں کو لے کر ہم سڑکوں پر بھی آئیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بس عدالت میں آپ لوگ گئے ہیں تو پھر اس پر بحث مباحثہ کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں ثناء بلوچ۔۔۔ (مدخلت۔شور)۔ ثناء بلوچ صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں (مدخلت)۔ زیرے صاحب! already جب ایک معاملہ عدالت میں آپ لوگوں نے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ دمڑ صاحب میرے خیال سے اس پر مزید بحث مباحثہ۔ دمڑ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی ثناء بلوچ صاحب (مدخلت۔شور۔مائک بند)۔ وزیرِ حکومت پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ اور واسا: آپ X کر سکتے ہیں قانون اگر آپ لوگ (مدخلت۔شور)۔ بھائی! تیز تیز مت بولیں۔ یہ کوئی بد معاشی کی بات نہیں ہے زور زور سے بند کرو باتیں غلط بات کر رہے ہو۔ کسی کی بات میں یہ جرأت نہیں جو میرے اس کو cancel کر دیں۔ XX پر مت اتریں۔

قانون کی بات کریں۔ اصول کی بات کریں۔ میں نے قانون کے مطابق۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند)۔ میں کوئی کا وارث ہوں۔ یہ بلوجستان کی capital ہے یہ کسی کی باپ کی جا گیر نہیں ہے۔ کیا آپ کوئی کے پیدائشی ہیں۔ کوئی تمہارے X کا ہے۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند)۔ میں نے rules اور regulations کے مطابق کیا ہے۔ خواتین کی بھرتی ہوئی ہے۔ کس کی حکومت میں ہوئی ہے، یہ ذرا بتا دیں آپ؟۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شاء بلوج صاحب! دمڑ صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر محکمہ پیک ہیلتھ انجینئرنگ اور واسا: میں گواہ ہوں اس بات کا کہ آپ کی حکومت میں ہوئی ہے آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوست کی حکومت میں ہوئی ہے تو آپ کے ہوتے ہوئے لوگ چوری کر رہے ہیں آپ کیسا تھوغل لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو انہوں نے کیوں نہیں کیا (مداخلت۔شور۔مائیک بند)۔ میں نے ڈاک نہیں ڈالا کوئی میرا ہے کوئی اس بلوجستان کا رہنے والا ہوں کوئی میرا شہر ہے کوئی یہاں کے مقامی لوگوں کا نہیں ہے کوئی میں ہر کسی کو حق حاصل ہے کہ وہ apply کریں (مداخلت۔شور۔مائیک بند)۔ میرا خڑح سین لانگو: آپ نے کچھ بھی نہیں کیا ہے کہ کوئی آپ کا نہیں ہے آپ نہیں کر رہے ہو کوئی کے لئے آپ صرف زیارت کے فنڈر ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لانگو صاحب! تشریف رکھیں۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند)۔

ملک نصیر احمد شاہواني: آپ کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی عدالت اس پر فیصلہ کریگا ایک دن آپ ادھر بیٹھے ہو نگے انشاء اللہ ہم سرخرو ہونگے کچھ نہیں ہوتا یہ آپ کی حکمرانی نہیں ہے حکمرانی اللہ کی ہے میرے خیال میں اتنے بڑے آپ نہیں بن گئے ہو جو آج اتنے بڑے دعوے کر رہے ہو اتنی بڑی آپ کی حیثیت نہیں ہے۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاء بلوج صاحب! آپ آجائیں۔ Order in the House۔ آپ دمڑ صاحب!۔ آرڈر۔ آرڈر۔ آرڈر۔ دمڑ صاحب تشریف رکھیں۔ جی شاء بلوج صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوج: thank you، شکر یہ جناب اسپیکر۔ بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس اسمبلی میں جو ہمارے بلوجستان کا جرگہ ہے۔ جو پچیدہ معاملات ہیں، یہ لگ رہا ہے کہ ہمارے معاملات اور بھی پچیدگی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی چاہیے، بے انسانی نہیں ہوئی چاہیے، ہم نے آپ کے بحکم جناب ڈپٹی اسپیکر: XXXXX یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے گئے۔

سامنے سوالات اور جوابات میں دوچار چیزیں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔ اور آپ کوئی منصف بنائیں کہ آپ بتائیں فنڈر کی تقسیم ہو، پی ایس ڈی پی ہو، ملازمتیں ہوں۔ یہ سارے شہری یہاں یکساں حقدار ہیں یقیناً میں کوئی سے منتخب نہیں ہوا ہوں۔ ہم سب کوئی میں رہتے ہیں لیکن جو کوئی کے ووٹ لست میں ہیں جو کوئی میں اپنی جائیدادیں، اپنا مال و متاع کا خون بہراتا ہے یہاں تکلیف انہوں نے کافی ہے یہاں شارستان اور قبرستان ہیں پہلا حصہ یہاں ملازمتوں پر ان کا ہے یہ ایک fact ہے یہ ایک حقیقت ہے اس سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ کل خاران سے ہم کسی کو نہیں لاسکتے تو کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں اور فنڈر صاحب بھی اس سے یہ ہے کہ بلوچستان کا جو law of Rule ہے گونس ہے وہ لوگوں کے سامنے بہتر آیا گا یہ کوئی پیغام اچھا نہیں جا رہا ہے کہ اگر ہمیں حکمرانی ملتی ہے وزارت ملتی ہے تو میں اپنی وزارت کے بل بوتے پر اپنے سارے گاؤں کو اٹھا کر کسی محکمے میں لگادوں نہیں مناسب نہیں ہے کچھ کمی پیشیاں اگر ہوتی ہیں ان کو دور کیا جائے جائے ان پر لڑنا جھگڑنا اچھا نہیں ہے، جناب اسپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

تجھے دلاؤ نوٹس

جناب ثناء اللہ بلوچ: وزیر داخلہ پی ڈی ایم اے کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کروائیں گے کہ گذشتہ ماہ مطلع واٹک کے علاقے ساجد میں آنے والے زلزلے سے تقریباً دس ہزار خاندان متأثر ہوئے۔ حکومت نے اس سلسلے میں تاحال کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ نیزان علاقوں کی عوام کے مالی نقصانات، صحت اور تعلیم کے حوالے سے کیا منصوبے زیر گور ہیں، تفصیل دی جائے؟

میر سعیم احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال): اسپیکر صاحب! یہ جو پچھلے دنوں یہ زلزلہ جو آیا تھا واٹک کے ایک گاؤں ساجد میں اس کے حوالے سے پی ڈی ایم اے نے کافی اس پر اقدامات اٹھائے ہیں تقریباً کوئی ہزار خاندانوں کے لئے relief کے سامان بھیجا گئے۔ جو ڈی سی کے ذریعے وہاں لوگوں کو دیا گیا اور اس کے علاوہ بالکل آپ نے بجا فرمایا کہ کافی نقصان ہوا اس کے حوالے سے بھی ڈی سی نے total assessment بھی کر لیا وہاں جتنے گھر damage ہوئے ایک full damage ہے ایک partial damage ہے ان کے حوالے سے بھی وہ total assessment تھا وہ پی ڈی ایم اے کے پاس آگیا اور پی ڈی ایم اے نے سی ایم صاحب کے پاس ایک summary بھیج دی ہے انشاء اللہ و تعالیٰ بہت جلد یہ summary بھی approve ہو جائیگا اور وہاں کے لوگوں کے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کو relief دیا جائیگا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے جو متعلقہ وزیر صاحب behalf پر سعیم کھوسہ

صاحب نے جو جواب دیا یقیناً جو شروع میں میں خود بھی اس علاقے میں گیا۔ زاد صاحب اس علاقے سے ایکم پی اے ہے وہ بھی گئے کیونکہ ہم سب خاران اور واشک سے تعلق دار ہیں پہلے ایک ڈسٹرکٹ تھاتو میں جب وہاں گیا وہ پہاڑی علاقہ ہے، یہ inaccessible ہیں۔ کوئی دس ہزار کے قریب خاندان جو ہے اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ سارے کچے مکانات تھے شدید زلزلہ تھا اس نے مکانوں کی صورتحال ایسی کردی جو رہنے کے قابل نہیں رہے گوئی کے کچھ مٹینٹ وہ بھی ایسے ہیں جس میں واحد بس مرغیاں آسکتی ہیں وہاں پہاڑ کے بلوج ہیں سالانی ہیں زیادہ تر وہ بیچارے تو ان ٹینٹوں میں تو دو آدمی بھی جگہ نہیں کر سکتے۔ میں خود گیا اس وقت صورتحال یہ تھی تھوڑی سی گرمی تھی تو انہوں نے خود اپنی مدد آپ کے تحت کچھ اپنے لئے وہ کیا کہتے ہیں کہ عارضی قسم کے جو ہیں وہ مکانات یا رہائشی جگہیں ہے بنانے شروع کر دیے۔ دیکھیں دو چیزیں بڑی اہم ہوتی ہیں سیلم صاحب ہم جب پہلے دن گئے ہم نے حکومت سے request کی ہم نے یہ کہا کہ جناب والا دنیا میں best practices ہیں آزاد جموں کشمیر میں زلزلہ آیا پورے پاکستان کو منظم کیا گیا، پاکستان سمیت پوری دنیا کو منظم کیا گیا کوئی پانچ بلین ڈالر کے قریب جو ہے وہ appeal کی گئی پانچ بلین ڈالر بہت بڑی بات ہے آج کوئی پانچ سو چھ سوارب روپے سے زیادہ بنتے ہیں اور ان کے لئے جناب والا relief early یعنی جلد از جلد جو ہے ان کو کوئی سہولیات فراہم کرنا پھر اس کے بعد long term construction کے لئے کوئی جو infrastructure ہے یا اور ان کے process reconstruction کا ہے آواران میں ہوا آواران اس لئے نوٹس میں تھا کہ آواران تھا وہاں توجہ دی گئی ایک پالیسی بنی اب جوئی ایم صاحب کو summary گئی ہے ہماری bھی شنید میں ہے اور ہماری بھی خواہش ہے کہ وہ summary جو ہے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں خدا کرے بڑھاپے کا شکارنا ہو مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا سارا system manual ہے۔ ساجد کے لوگ پانچ دن سے میرے بیٹھک میں مہمان خانے میں آ کے رہ رہے ہیں زاد صاحب کے بھی مہمان رہے ہیں۔ سب کا یہی ہے کہ جناب والا جب تک یہ summary منظور ہوگی اور اس میں اگر بچپاس، سامنے کروڑ روپے کا جس میں ہمارے مکانوں کی تعمیر ہے اور اس کے حوالے سے ہمارے تعلیمی ادارے ہیں ہماری صحبت کے ادارے ہیں ہماری سڑکیں ہیں ہماری water supply سارے collapse کر گئے ہیں ہمارے جو مال و مویشی ہے اس کا نقصان ہوا ہے تو یہ ایک بہت بڑا comprehensive package کی ضرورت ہے تو اس comprehensive package کے تحت سیلم جان میں آپ سے یہ request کروں گا کہ

آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے کہیں جو متعلقہ اس علاقے کا ایم پی اے ہے اس کو اعتماد میں لیں ہم ہمسایہ ایم پی اے اگر انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیا تو ان کی مہربانی جو reconstruction کا process ہے summary گئی ہے۔ اس کو جناب چیئرمین فی الفور کم از کم وہ ساجد سے متعلق جو proposal میں دو تین دیجئے گئے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں صرف گھروں کی تعمیر نہیں وہاں تعلیم، صحت اس وقت سلیم جان ایک چیز نوٹ کر لیں اور یہ آپ نے حکومت کو بتانا ہے جب تک summary منظور ہو کے بعد پیسے آئیں اس سے پہلے ابھی جو ہے اس وقت بہت برقی صورتحال ہے بچے باہر سورہ ہے ہیں رات کو سردی ہوتی ہے نمونیا، ملیریا، ٹائیفائنیز اور باقی بیماریاں بڑھ گئی ہیں خواتین کی بیماریاں بڑھ گئی ہیں میں نے خود بات کی تھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کہ آپ وہ war footing establish کریں۔ دو تین ہجھوں پر جو ہے پانچ سے چھوٹا کٹر چھجوادیں اگر وہاں کے لوگ ٹینٹ میں رہ سکتے ہیں تو ڈاکٹر بھی رہ لیں گے۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہے ابھی تک ناکوئی ہیلتھ کی facility گئی نادوایاں گئی ہیں ناراشن گیا ہے جس طرح آپ نے کہا ایک ہزار افراد کے لئے بنیادی سہولتیں سہولت یہی تھی ایک ٹینٹ بھیجا ہے ناکوئی راشن بھیجا ہے ناکچھ بھیجا ہے یہ ہمارے لئے بہت تکلیف دہ ہے دیکھیں بلوچستان ہمارا گھر ہے کہیں پر کس علاقے میں عذاب آ جاتا ہے تکلیف آ جاتی ہے سلیم صاحب حکومت کو میں ہی سمجھتا ہوں ہفتہ دس دن وہاں رہ کر پالیسی بنانی چاہیے تھی وہیں پر رہ کر اس کی implementation frame work release کرتے تاکہ جب تک وہاں کے لوگوں کو ریلیف نہیں ملتی حکومت وہاں سے نکلتی ہی نہیں لیکن unfortunately حکومت کا کوئی بھی responsible ہے ناکوئی وزیر گیا ہے ناکوئی متعلقہ جو ملکے کا کوئی سربراہ گیا ہے نا اس طرح کا ہم جیسے غریب ایم پی اے ابھی میں اور یہ جاتے ہیں خالی ہاتھ میں نے اس سے ایک وعدہ کیا آج میں آپ کو بتاتا ہوں وہ پچاس سے پچپن کروڑ روپے کا ایک proposal بھیجا ہے پی ڈی ایم اے نے اگر وزیر اعلیٰ صاحب اس کوئی الفور accept کر لیتے کل پرسون تک بڑی اچھی بات ہے۔

(اس مرحلے پر میر اختر حسین لانگو، چیئرمین صدارت کی کرسی پر متمكن ہوئے)

جناب چیئرمین: شناصر اسٹریٹریٹر! آپ Chair کو آپ مناطب کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیئرمین صاحب! اگر اس میں کہتے ہیں کہ نند زکی کی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ پچپن ساٹھ کروڑ میں سے میں اپنے خاران کے اپنے فنڈز میں سے جو ہماری پی ایس ڈی پی میں ویسے ہی

کچھ نہیں ہے میں اپنے پی ایس ڈی پی میرے section سے دو کروڑ روپے آپ کمال کے دیدیں آج وہ حقدار ہیں زیادہ آج وہ ہمارے ہمسایے ہیں وہ تکلیف میں ہیں میرا جو فنڈ ہے اس میں سے دو کروڑ روپے میں آج اعلان کرتا ہوں کہ وہاں rehabilitation, reconstruction کے لئے دیدیں۔ اگر ہم یہاں 164 ایم پی ایز بیٹھے ہیں ایک کروڑ روپے بھی اگر ہم اعلان کریں اپنے پی ایس ڈی پی کے فنڈ سے 64 کروڑ روپے پر دس ہزار خاندانوں کے گھر تعمیر ہو سکتے ہیں جناب والا! ہمیں بلوچستان میں نئی مثال قائم کرنی چاہیے اپنے لوگوں کی مدد کی، مجھے پہنچ کل گورنمنٹ کہے گی ہمارے پاس اسی مدد میں پیسے نہیں ہیں ہم نے آپ کو راستہ بھی بتا دیا میری طرف سے دو کروڑ روپے لے لیں باقی ہر ایم پی اے ایک کروڑ روپے دینے کے لئے تیار ہے یہ کم از کم اور اس کو سلیم صاحب آپ بے شک پرسوں کے اجلاس میں چیئرمین صاحب! آپ رو لگ دیدیں کہ پرسوں کے اجلاس تک سمری منظور بھی ہو اور وہ یہاں وہ اس کی کاپی اسمبلی میں پیش کر دی جائے، thank you شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: حجی سلیم صاحب۔

وزیرِ حکومت: جناب چیئرمین صاحب! بالکل ہمارے ہی لوگ ہیں اس صوبے کے لوگ ہیں مشکل میں ہیں ایک مشکل سے گزرے ہیں پی ڈی ایم اے نے اپنی طرف سے تو جتنا بھی ہو سکا ان کو relief پہنچانے کی کوشش کی ہے میرے پاس اس وقت اس کی تفصیل نہیں ہے راشن کی یا ٹینٹ کی لیکن یہ ضرور میں میرے علم میں ہے کہ راشن بھی دیا گیا ٹینٹ بھی جو ایک desaster کے بعد لوگوں کو دیا جاسکے وہ پی ڈی ایم اے نے فراہم کیا ہے اب summary بھی گی ہوئی ہے۔ تو انشاء اللہ و تعالیٰ میں شناع صاحب کو یہ بتانا چاہونگا خاص طور پر اپوزیشن کا ایک روپے بھی نہیں کٹے گا۔ اگر وہاں کے ساجد کے گاؤں کے لئے اگر پیسے کم پڑتے ہیں وہ پورے structure کو ٹھیک کرنے کے لئے تو حکومت اپنے ہم جو treasury benches میں جو بیٹھے ہیں، ہم اپنے پیسے دینے کے لئے تیار ہیں وہ بھی ہمارے ہی لوگ ہیں آپ لوگوں سے نہیں کامیں گے اور کوشش کرتے ہیں summary کو جلد سے جلد انشاء اللہ و تعالیٰ approve کرائیں گے انشاء اللہ و تعالیٰ پرسوں کا تو میں

میرزا بدیلی ریکی: یہ میرا بھائی شناع بلوچ نے توجہ دلاؤ نوٹس میں لا یا ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے حاجی صاحب آپ توجہ دلاؤ نوٹس پر نہیں بول سکتے چونکہ آپ کے حلقة میں آپ کو دو منٹ دیتا ہوں لیکن کوشش کر لیں منقصہ بول لیں اس پر۔۔۔

میرزادبعلی ریکی: یہ میرا حلقة بھی ہے اور میں نے تحریک التوا بھی جمع کیا تھا مگر وہ ابھی کیا کہیں سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں ابھی تک جواب نہیں آیا ہے اسی پر میں نے بات کرنی ہے یہ میرا حلقة ہے ڈسٹرکٹ واشک ساجد میں یہ جناب چیئرمین صاحب! آپ کے آفس میں بھی میرے خیال سے دو دن پہلے آپ کے پاس بھی لایا۔ آپ سے بھی ان لوگوں نے ملاقات بھی کی بسیمہ ساجد سے آئے تھے earth quake آیا تھا 13 اگست رات کو تین بجکر چالیس منٹ پر تو ابھی جناب چیئرمین صاحب! پھر بعد میں میں ضیاء صاحب کا ہوم منسٹر صاحب کا مشکور ہوں اس نے چار پانچ گاڑیاں خیسے کے بھیجے تھے یہ خیسے عارضی طور پر ہیں کیبل عارضی طور پر ہیں اس دن شاء بلوج نے خواتین کے بارے میں اسمبلی میں بات کی میری مائیں کہنیں وہاں باہر سورہی ہیں جناب چیئرمین صاحب! کل بھی ساجد میں زنزلہ ہوا ہے ابھی تک جھکلے آرہے ہیں وہاں پر کوئی گھر نہیں ہے سارے باہر ہیں سردی بھی آ رہی ہے اور آج میں گیا پی ڈی ایم اے میں جناب چیئرمین صاحب! پی ڈی ایم اے نے ایک رپورٹ بھیجی ہوئی ہے۔ نوتارخ کو یعنی آج چودہ تاریخ ہے پانچ دن پہلے سی ایم صاحب کو بھیجی ہوئی ہے یہاں اس نے لکھا ہوا ہے پانچ سو میس damaged house ہیں فی گھر کا اس نے لکھا ہے ایک لاکھ جو completely ہے وہ 988۔ جناب چیئرمین صاحب! مہربانی کریں یہ جو ایک لاکھ یہ دولاکھاں سے کچھ بھی نہیں ہوتا جیسے ابھی شاء صاحب نے کہا ایک لاکھ دولاکھ سے نہ گھر بننے گا اور نہ میں خدارا ہمارے ساتھ ہماری عوام کے ساتھ اس طرح کاملاً نہ کریں جناب چیئرمین صاحب! یہ اس میں آواران کا بھی ذکر کیا ہوا ہے آواران میں آیا تھا 2013ء آواران میں جس میں فی گھر وہاں چار لاکھ 57 ہزار بھی میں اسی earth quake گورنمنٹ اور سی ایم صاحب سے بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ جو چار لاکھ 57 ہزار جو 2013ء earth quake میں آواران میں آیا تھا اسی چار لاکھ 57 ہزار فی گھر کو میں آپ سے یہی کہتا ہوں کہ آپ رو لنگ دیدیں جلد از جلد خدارا نہیں ہے کہ اس کو جا کے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں یا ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے یہ جلد از جلد یہ پیسے release ہو جائے اور وہاں وہ اپنے گھر اور اپنے کام شروع کریں یہ سرآپ کے نوٹس میں لارہا ہوں جناب چیئرمین صاحب! اس پر آپ رو لنگ دیدیں اور اس کو پراپرٹی بنادیں جو earth quake آواران میں ہوا ہے چار لاکھ 57 ہزار جناب منسٹر سیم صاحب please یہ لاکھ روپے یہ پچاس ہزار ہمارے لئے کچھ بھی نہیں ہیں لاکھ میں ایک دکان نہیں ایک گاؤں بھی آپ کو نہیں ملے گا۔ thank you جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: جی سیم صاحب۔ جی سیم صاحب۔۔۔۔۔

صوبائی وزیر یونیفو: سر آواران کی بات کی ہے انہوں نے دیکھیں یہ assessment باقاعدہ

PDMA نے کیا ہے اس کے مطابق یہ rate رکھے گئے ہیں ایسا نہیں ہے کہ وہ اوپر پیچے کیا ہے اب جو ساجدگاؤں کے assessments ہیں۔

جناب چیئرمین: دیسے سلیم صاحب یہ 2013ء میں جوانہوں نے آواران کے لیے کیا تھا ابھی تو rates بھی بڑھ گئے ہیں ابھی ایک لاکھ کیسے ہو گئے اس میں تھوڑا سا آپ دیکھ لیں اس کو۔

صوبائی وزیر یونیو: لیکن جناب کی نویعت ابھی مجھے پتہ نہیں ہے کہ آواران میں ایک کمرہ تھادو کمرے تھے ساجد کے ایک کمرہ ہے دو کمرے ہیں تین کمرے ہیں ظاہر ہے وہ assessments کے مطابق آواران کیا ہو گا ہو سکتا ہے کہ آواران کا structure کچھ زیادہ ہواں لیے قیمت بھی زیادہ تھا اور اس گاؤں کا انہوں نے اس کو حوالے سے کیا جتنا already لوگ رہ رہے تھے اسی حوالے سے کیا تو rates میرے خیال میں انہوں نے جو بھی assessment کیا ہے وہ ٹھیک کیا ہے باقی summary کے حوالے سے جلد سے جلد انشاء اللہ میں کل ہی CM صاحب کے پاس جاؤں گا اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالے سے بھی اور اس میں follow up کر کے جلد سے جلد approved کرائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب چیئرمین: اس کو حاجی صاحب! میرے خیال میں نہستاتے ہیں کہ آگے کارروائی اور بھی ہے۔

میرزاد علی ریکی: جناب خاران میں پیڈی ایم اے والے خود گئے تھے ساجدگاؤں اور survey کر کے آگئے۔ اس نے لکھ کر دیا تھا کہ آواران میں یہ ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے حاجی صاحب اس کو دیکھتے ہیں اس کو نہادیتے ہیں میں رو لنگ دیتا ہوں سلیم صاحب اس کو آپ لوگ تھوڑی سی speed تیز کر لیں کیونکہ آگے سردیوں کا season بھی آ رہا ہے اور لوگ کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں یہ کوشش کریں کہ summary ذرا جلدی ہو جائے اور اس کو جلدی سے نہتا دیں۔ ٹھیک ہے 17 تاریخ کے اجلاس میں آپ لوگ وہ بھی کر دیں کہ summary کس status پر اور کیا کارروائی ہوئی ہے اس پر۔ ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): انجینئر زمرک خان اچنزا صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنی آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ خجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ ماجین شیران صاحبہ نے مطلع فرمایا ہے کہ خجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ ملک سکندر صاحب کی جانب سے تحریکالتوانمبر 2 موصول ہوئی ہے۔ قواعد و انصباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 175 کے تحت تحریکالتوانمبر 2 پڑھ کر سناتا ہوں تحریک یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 329 کے تحت ہر سال کی نسبت صوبے کے گورنر کو صوبے کے امور سے متعلق حکمت عملی کے اصول پر عمل کرنے اور ان کی تعییں کی بابت رپورٹ مرتب کر کے پیش کرنا ہوتا ہے۔ جو کہ تاحال پیش نہیں کی گئی چونکہ یہ اہم اور فوری نوعیت کا حامل معاملہ ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہمیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ آیا تحریکالتوانمبر 2 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟۔ جوارا کیم تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ اس کو پہلے نمائادیں۔ تحریک کو مطلوبہ اکثریت حاصل ہے لہذا تحریک کو بحث کے لیے منظور کرتے ہیں۔ جی ملک صاحب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

تحریکالتوانمبر 2

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قاہد احزاب اختلاف): بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب! تحریک یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 329 کے تحت ہر سال کی نسبت صوبے کے گورنر کو صوبے کے امور سے متعلق حکمت عملی کے اصول پر عمل کرنے اور ان کی تعییں کی بابت رپورٹ مرتب کر کے پیش کرنا ہوتا ہے۔ جو کہ تاحال پیش نہیں کی گئی چونکہ یہ اہم اور فوری نوعیت کا حامل معاملہ ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہمیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ملک صاحب! آپ کی تحریک منظور ہوئی۔ اب تحریکالتوانمبر 2 پیش ہوئی۔

الہذا تحریک انٹونبر 2 کو مورخہ 17 ستمبر 2020ء کو نشست میں بحث کے لیے منظور کیا جاتا ہے۔ محترمہ بشری رند صاحب پارلیمانی سیکرٹری اپنی قرارداد نمبر 28 پیش کریں۔

محترمہ شاہینہ کا کڑ: جناب اسپیکر ہرگاہ کہ پی آئی اے انتظامیہ حال ہی میں کراچی سے لاہور، اسلام آباد، ملتان اور پشاور sectors کے درمیان چلنے والی پروازوں کی کرایوں میں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ میڈم بشری رند صاحب چونکہ تحریک آپ نے جمع کی ہے محرك آپ ہیں تو آپ ہی پیش کر لیں اس کو۔

محترمہ بشری بی بی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات و کیوڈی اے): میں نے کہا کہ خواتین کو موقع ملنا چاہیے بولنے کا۔

جناب چیئرمین: نہیں تو آپ اس کو پہلے محکیں میں شامل کرتے اب وہ پیش کر سکتا تھا۔

قرارداد نمبر 28

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات و کیوڈی اے: ہرگاہ کہ پی آئی اے انتظامیہ حال ہی میں کراچی سے لاہور، اسلام آباد، ملتان اور پشاور sectors کے درمیان چلنے والی پروازوں کے کرایوں میں کمی لاتے ہوئے ایک مخصوص فارمولے کے تحت ان کے کرایہ fix کر دیجئے ہیں جب کہ کوئٹہ سے کراچی، لاہور اور اسلام آباد sectors کے درمیان چلنے والی پروازوں کے کرایوں میں تا حال کوئی کمی نہیں لائی گئی جس کی وجہ سے بلوچستان کی عوام میں احساس محرومی اور شدید مایوسی پائی جاتی ہے الہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ پی آئی اے کے انتظامیہ کو کوئٹہ سے کراچی لاہور اور اسلام آباد sectors کے درمیان چلنے والی پروازوں کے کرایوں میں ملک کے دیگر شہروں کی درمیان چلنے والی پروازوں کی طرز پر کرایہ fix کرنے کو تیقین بنا یا جائے خصوصی احکامات جاری کریں تاکہ صوبے کے لوگوں میں پائی جانی والی بے چینی اور احساس محرومی ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: قرارداد پیش ہوئی۔ کیا محرك اپنی قرارداد نمبر 28 کی admissibility کیوضاحت فرمائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات و کیوڈی اے: جناب اسپیکر صاحب thank you کچھ چیزیں جو میں یہاں فلور پر بتانا چاہتی ہوں یہ کہ کوئٹہ کراچی ایک گھنٹہ پانچ منٹ کی flight ہے جس کا کرایہ تقریباً 10 ہزار روپے ہے اور اسی طرح fare جو ہمارا کراچی to اسلام آباد ہے 7500 روپے جبکہ flight کا

دورانیہ ہے 2 گھنٹے تو ہم سے distance کا double ان کا ہے اور کرایہ ہم سے کم تو یہ ایک تو بہت بڑی زیادتی یہ ہے ہمارے ساتھ کہ ہم لوگوں کو سب سے تھکے ہوئے ختم جہاز بھیجے جاتے ہیں بلوچستان میں travelling کے لیے۔ آپ جب کہ کراچی یا اسلام آباد travel ہونے والے جہاز دیکھیں تو اس سے اور جو یہاں کے جہاز ہیں ان سے آپ کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ کوئی کس قسم کے سب سے جو فارغ جہاز ہیں وہ یہاں بھیجے جاتے ہیں fare minimum جو ہے یہ جو کوئی کے لیے رکھتے ہیں یا 9 ہزار روپے رکھتے ہیں اور اس کا maximum rate ہے جب کہ اگر آپ اٹھا کر دیکھیں تو لا ہو اور اسلام آباد اور پشاور کے لیے ان کے rates 4 ہزار یا 5 ہزار ہیں اور maximum rate کے جو ہیں وہ 9 ہزار پر جاتے ہیں تو کیا بلوچستان کی حکومت بہت امیر ہے یا ان کے پاس بہت پیسے ہیں جو ان کو جتنے بھی rates دیئے جائیں وہ مجبور ہیں اس پر سفر کرنے کے۔ ان تھکے ہوئے جہازوں میں سفر کرنے کے لیے وہ مجبوری سے اس میں سفر کرتے ہیں جس کسی کا کوئی patient ہو کسی کی کوئی مجبوری ہو کہ وہ road by سفر نہیں کر سکتا ہے یا انھیں مجبوراً اس میں travel کرنا پڑتا ہے تو ان حالات میں میرے خیال میں یہ ڈیڑھ سال پہلے بھی قرارداد لائی تھی کہ وفاق جو ہے اس چیز پر نظر ثانی کریں جو نہیں ہوئی لیکن اب میں کہتی ہوں کہ اس ایوان کے عوام کو بھی relief دیں۔ جو پی آئی اے کی مد میں ایک لوٹ مار ہے تو میں تو کہوں گی کہ اس سے بلوچستان کی عوام کو فائدہ نہیں ہے اس سے تو اگر ہم by road نکل جائیں تو وہ زیادہ بہتر ہے اس طرح بلکہ آپ یہ دیکھیں کہ کوئی کی جو flights ہوتی ہیں وہ اکثر late ہوتی ہیں کبھی ٹائم پر نہیں پہنچتی اور اسی طرح کراچی اور جب ادھر کی flights، دیکھیں They are always on time تو یہ ساری زیادتیاں جو ہیں یہاں ہو رہی ہیں ہمارے عوام کے لیے ہو رہی ہیں تو please kindly action لے لیں thank you۔

جناب چیئرمین: جی میر یونس صاحب جس ساتھی نے اس پر تھوڑا action لے لیں۔
جی میر یونس صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں بشرطی بی بی نے یہ جو قرارداد پیش کی ہے اس میں یہ ہے کہ وفاقی گورنمنٹ پی آئی اے کے ساتھ ساتھ دوسرے چیزوں میں جیسے ہمارے ساتھ گیس میں اگر آپ دیکھ لیں یا ہمارے NHA کو دیکھ لیں واپٹا کو اگر آپ دیکھ لیں تو اسی طرح پی آئی اے نے بھی میدم نے پہلے بھی یہ قرارداد پیش کی تھی لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا تھا اب بھی یہ ہے کہ ہمیں

بلوچستان والوں کو مختلف طریقوں سے لوٹا جا رہا ہے، ہمارے ساحل کو لوٹا جا رہا ہے، ہمارے وسائل کو لوٹا جا رہا ہے، ہمارے معدنیات کو لوٹا جا رہا ہے، ہمیں مختلف حربوں سے لوٹا جا رہا ہے اور ہمارے بچے کچے اگر ہمارے پاس زمینداری سے یا کہیں سے کچھ پیسے آتے ہیں تو پی آئی اے کی میں ہمیں لوٹا جا رہا ہے یا یہ لوگ مجھے جو لگتا ہے کہ یہ لوگ یہ چار ہے یہیں کہ بلوچستان کو کسی بھی طریقے سے سہولت نہیں دینے چاہیے روڈ کا حال ہمارا دیکھ لیں کہ جو روڈ ہمیں National Highway دیئے ہیں ہمارے جو خونی National Highway ہیں جس پر سفر کرنا اگر اپنی موت کو دعوت دینے کے برابر ہے لوگ اس پر سفر کرتے ہیں بحالت مجبوری۔ اگر پی آئی اے ہمیں سہولت دیدیں۔ جیسے میڈم نے کہا کہ جی باقی جگہوں پر 4 ہزار 6 ہزار جو fare جا رہا ہے اگر وہی fare ہمیں بلوچستان کو دیا جائے تو ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے ہمارے روڈ سے رش بھی کم ہو جائیں گے یہ خونی روڈ جس پر سفر کرنا بڑے مشکل کا کام ہے، بحالت مجبوری کوئی 10 ہزار 12 ہزار 15 ہزار 18 ہزار روپے afford نہیں کر سکتا تو وہ کوشش یہی ہے کہ وہ پھر مجبوراً اسی روڈ پر سفر کرنا ہوتا ہے اور روڈ پر بجائے کہ اگر ہم پی آئی اے میں 18 ہزار 20 ہزار روپے کا ایک نکٹ لیتے ہیں تو پھر ہم اپنی گاڑی میں اگر پڑوں ڈالتے ہیں تو چار بندے اس میں جاتے ہیں اسی وجہ سے روڈ پر اتنا راش ہو رہا ہے اتنے ایک سینٹ ہو رہے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ مہربانی کر کے آپ ایک اچھی سی رولنگ دیدیں اور اس پر حکومت کو کہیں حکومت کا توکوئی نہیں ہے۔ بشری بی بی بیٹھی ہوئی ہیں حکومت کی طرف سے خود قرارداد پیش کر رہی ہیں خود اس پر عمل درآمد کرو رہی ہیں۔ کیونکہ ہماری گورنمنٹ باقی تو سارے وزیر ائمہ پاس پیسے ہیں یہ ہم غریبوں کا دوسرا غریبوں کا ہمارے اپنے بلوچستانیوں کا خیال رکھا جائے۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ پی آئی اے کو بند کیا جائے نہیں تو پی آئی اے کو بند کیا جائے بلوچستان سے۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ میر صاحب۔ نصر اللہ زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب چیئرمین! جس طرح محترمہ نے یہ قرارداد ہمارے سامنے رکھی ہے یقیناً میں اس کی حمایت کرتا ہوں بالکل قرارداد میں جو کہا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور جناب اسپیکر! اس سے پہلے بھی ہم نے اس قسم کی قراردادیں ہم نے منظور کی ہیں۔ لیکن جس طرح میرے دوست نے کہا کہ باقی چیزوں میں جس طرح ہمارا استھصال ہوتا ہے ہماری عوام کا ہوتا ہے اور پی آئی اے بھی اسی ڈگر پر چل رہی ہیں حالانکہ یہ حکومت پاکستان کے Airlines ہیں ان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے کراچی سے اسلام آباد، لاہور روں اسلام آباد، پشاور روں اسلام آباد، اسلام آباد ٹو کراچی ان کے fairs کیا ہیں اور ہم جیسے لوگ یہ غریب پسمندہ

صوبہ اور جس طرح یہاں کاروبار کا نام کوئی وہ نہیں ہے **agriculture** تباہ ہو گیا **livestock** ہماری زندگی دن بدن ہماری معاشی زندگی خراب ہوتی جا رہی ہے اور اس کے بد لے انہوں نے ہمیں جس طرح محترمہ نے کہا کہ کتنا ہم کرایہ ادا کر رہے ہیں ہمارا فاصلہ کتنا ہے اور ہم سے کتنے پیسے لیے جا رہے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے میں خود 25 ہزار روپے اسلام آباد سے کوئی کے لیے pay کیا ہے مجبوری ہوتی ہے آپ اسلام آباد سے گاڑیوں میں آئیں گے وہاں road single ہیں کوئی تک پھر اتنے خونی روڑ ہیں accident ہونے کا خطرہ ہے پھر 12 گھنٹے آپ سفر کریں گے تو مجبوراً جو ہیں ہمارے لوگ 25 ہزار روپے تک بھی کرایہ ادا کرتے ہیں تو میں اس قرارداد کے حوالے سے کہوں گا کہ حکومت کو آپ as a chairman as a chair رولنگ دیدیں آپ PIA کے General Manager کو یہاں بلائیں کہ وہ کیوں ہمارے ساتھ یہ ظلم کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ زیرے صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوںی صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوںی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔ چیئرمین صاحب! میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ میرے خیال میں جس طرح ہمارے صوبے کے ساتھ ہر اس جگہ جو نا انصافیاں ہیں۔ اسی طرح یہاں سے چلنے والے جہاز ہیں۔ جس میں پی آئی اے بھی ہے۔ سرین ہے۔ جتنے بھی ہیں۔ جس طرح پورے ملک کے لیے میرے خیال میں ایک علیحدہ انہوں نے ان کی وہاں packages ہیں چار ہزار، چھ ہزار، آٹھ ہزار۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس صوبے کی پسمندگی کو منظر رکھتے ہوئے یہاں ہمیں خصوصی پیکنک دیا جاتا۔ نہیں کہ ہم کوئی سے جب یہ جہاز میں جاتیں ہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ یہاں یہ خالی جا رہی ہیں۔ بلکہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ یہ جہاز اتنی بھری رہتی ہیں کہ وہاں کوئی seat بھی خالی نہیں رہتا۔ لوگ جو ہے chance پر کھڑے رہتے ہیں۔ اور اسکے باوجود جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری fare جو ہے نو ہزار سے شروع ہو کر۔ جس طرح نصر اللہ خان نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ پچیس ہزار تک بھی چلنے جاتے ہیں۔ ہم کبھی انتیس ہزار میں بھی آئے ہیں۔ آپ کو تو خود معلوم ہے جب ہم اسلام آباد میں پھسے ہوئے تھے۔ اور وہاں سے پھر ہم کراچی جا کر وہاں سے کوئی آئے۔ اُس وقت fare میرے خیال میں پچیس ہزار اٹھائیں ہزار کے انتیس ہزار تک بھی چلنے جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ دئی جائیں return واپس آجائیں اُس کی fare کم ہے۔ اور کبھی کبھار اس طرح ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی سے ایک flight miss ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں اُس دن کی سواری اور ایک دو دن کے بعد passengers double ہو جے ہے وہ

ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت تک انگی جو fare ہے وہ تمیں ہزار، انتیس ہزار تک بھی چلی جاتی ہے۔ تو میں یہی کہتا ہوں کہ جس طرح دوسرے شعبہ جات میں بلوچستان کے ساتھ جوزیا دیا ہیں ہیں نا انصافیاں ہیں۔ جس طرح خاص کر ایر لائنز نے بھی بلوچستان کے لوگوں کیلئے اس طرح کارو یار کھا ہے۔ آپ رونگ دے دیں اور میرے خیال میں پی آئی اے کے جو GM ہے۔ اگر ہمارے دائرے میں آ جاتی ہیں۔ جس طرح دوسرے بنس کرتے ہیں سرین ایر لائن۔ اگر وہ بھی آپکے domain میں آ جاتی ہے اس صوبے کے۔ اگر ہم انکو بلا سکتے ہیں۔ تو انکو بھی بلا سکیں۔ اور انکو جس طرح دوسرے صوبوں کو انہوں نے پیکچج دیتے ہیں۔ اس طرح بلوچستان کے لیئے نہ صرف ہمیں پیکچج دیا جائے۔ بلکہ اب کرونا کے بعد انہوں نے یہاں جانے والی فلاٹس کو بھی کم کر دیا ہے۔ اگر ہفتے میں پہلے روزانہ کراچی اور اسلام آباد کیلئے فلاٹس چلتی تھیں۔ اب میرے خیال میں ہفتے میں چار فلاٹس جاتی ہیں۔ اور خاص کر پہلے پشاور کیلئے کے لیئے بھی یہاں سے ایک، دو فلاٹ ہفتے میں ہوا کرتی تھی۔ اب مجھے معلوم نہیں ہے۔ کچھ عرصہ پہلے یہ بند کیا گیا تھا۔ اس طرح ملتان کیلئے یہاں سے فلاٹ نہیں ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ باقی ہفتے میں ایک فلاٹ کی تعداد بڑھائی جائے۔ اور دوسرے اس کی fare جو ہے جس طرح دوسرے صوبوں کو دیا گیا۔ اس طرح بلوچستان کو بھی دیا جائے۔ اور میں بھی میڈم کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ GM پی آئی اے کو نہ صرف بلا نیں گے اگر وہ ہمارے اس میں صوبے کی سرین ایر لائن وہ بھی اگر اسکے domain میں آ جاتی ہے تو پھر آپ اُسکو بھی بلا سکیں۔ اور اس fare پر بات کریں۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: شکریہ شاہوانی صاحب۔ کسی اور ساتھی نے بات کرنی ہے۔ جی میڈم۔

محترمہ زبیدہ بی بی خیرخواہ: شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں۔ جیسے کہ باقی ممبرز نے کی۔ ہر چیز میں ہمارے ساتھ اس طرح کی زیادتیاں ہوتی ہیں بلوچستان میں۔ تو میں کہتی ہوں کہ جس طرح پشاور، ملتان تک کی فیزیر ہے ہماری بھی ہو جائے۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب اس پر میرے خیال سے رائے شماری کرتے ہیں۔ آیا قرارداد نمبر 28 کو منظور کیا جائے؟۔ اس کو مشترکہ قرارداد کے طور پر منظور کیا جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔

مورخ گیارہ ستمبر 2020ء کی اسمبلی نشست میں مؤخر شدہ تحریک التواء نمبر 1 پر مجموعی عام بحث۔ جی ملک صاحب! آپ بحث کا آغاز کریں۔ اور جن معزز را کیں نے بات کرنی ہے اس تحریک التواء پر۔ اپنے نام بجھوادیں۔

قامہ حزب اختلاف: بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آپ کا مشکور ہوں۔ آج جس موضوع پر جناب چیئرمین صاحب اس اسمبلی میں بحث ہو رہی ہے۔ یہ انتہائی تلخ، انتہائی المناک اور انتہائی اندوہنا ک ہے۔ شافی

ء محشر خاتم النبین۔ رحمت اللہ علیہ محدثین محمد مصطفی احمد اجنبی علیہ السلام کے بارے میں تو اس سے قبل بھی زہر آسودہ مواد اور توہین آمیز خاکے دین اسلام پر حملہ کیلئے پیش ہوتے رہے ہیں۔ جس سے مسلمانان عالم کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ اُنکے جذبات سے کھیلا جاتا رہا ہے۔ آج جس پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ تمیں اگست کی خبر ہے کہ سویڈن میں اسلام پر حملہ کے لیئے ایک اور سازش ہوئی ہے۔ قرآن مجید کو جلانے کی کارروائی ہوئی ہے۔ پیغمبر خدا علیہ السلام کی توہین۔ قرآن کریم کو جلانا دراصل مسلمانوں کی غیرت اور جذبات کو جانچنا اور اُس کو چیلنج کرنے کے متراffد ہے۔ انٹیشنس لاء میں بھی دین اسلام کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اقوام متحده کے charter میں بھی دین اسلام کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔ لیکن یہ جو کارروائی اور یہ جناب چیئرمین صاحب! یہ مسلمانوں کی بزدلی، بے حصی، دین سے دُوری اور مغرب کی تقیید کا مظہر ہے۔ کیونکہ جو قویں میں زندہ رہتی ہیں وہ اپنے دین اور عقیدے کا تحفظ کرتی ہیں۔ اور جو قویں میں مردہ ہو جاتی ہیں تو اُنکے دین سے اس طرح کا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ جس طرح سویڈن میں یہ کھیل کھیلا گیا۔ اور جناب چیئرمین صاحب! اصل میں باطل قوتوں کو اس بات کا اب علم ہو گیا ہے کہ مسلمان بے حصی اور مُردہ ضمیر ہو چکے ہیں۔ اپنے دین کے بارے میں اُنکا درخت ہو جا رہا ہے۔ اُنکی حیثیت ایک مُردہ کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مُردہ قوموں کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا ہے جیسے مُردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اُنکو جتنا گزند پہنچا ہوا گے سے جواب نہیں ہوتا۔ اس لیئے میں افسوس کرتا ہوں OIC کے ریکارڈ پر بھی اُنکی تشکیل پر بھی اور اُنکے عمل پر بھی۔ جب ساری دُنیا میں دین اسلام کو قانونی تحفظ حاصل ہے تو اُسکے باوجود قرآن کریم کو جلانا یا پیغمبر خدا علیہ السلام کی توہین کرنا۔ اس پر تو مسلمان کو۔ اسکے بعد مسلمان کا جینا وہ کسی حیثیت کا حامل نہیں ہوتا۔ پھر مسلمان اس دُنیا میں نہ رہے تو بہتر ہے۔ تو اس لیئے آپکے اس اس اسمبلی کے توسط سے میں بین الاقوامی دُنیا کے تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ اگر قرآن کریم کی توہین کیجاۓ تو مسلمان اُس پر غیرت نہ کریں۔ اُس پر تمام مل کر احتجاج نہ کریں تو مسلمانوں کی وہ جو دینی عقیدت ہے اُس پر افسوس بھی ہے۔ اور اُس پر یقیناً یقیناً مایوس بھی ہے۔ اور اسی طرح اگر پیغمبر خدا علیہ السلام کی توہین آمیز فقرے استعمال کیئے جائیں یا اُنکے توہین آمیز مواد دُنیا میں مختلف نظام ملکوں میں، اسلام دشمن ملکوں میں یہ پیش کیا جائے تو یہ بھی انتہائی افسوسناک ہے۔ اور اس پر اٹھ کھڑے ہونا اس سے زیادہ افسوسناک ہے۔ اور پاکستان چونکہ ایک مسلمان ملک ہے۔ اور مسلمان ملک کے ناطے پاکستان کا فرض بتا ہے کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ اور قرآن کریم کے تحفظ کیلئے وہ اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اقوام متحده اور سلامتی کو نسل میں جا کر دُنیا کے ہر فورم پر قرآن کریم اور ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے آواز بلند کریں۔ اور جب تک اس پر باقاعدہ بین الاقوامی فیصلہ نہیں ہوتا۔

اور اقوام متحده سویڈن کو یا اس سے پہلے ڈنمارک کی حکومتوں کو سزا نہیں دیتا۔ اُس وقت تک یہ تحریک میرے خیال میں چلنی چاہیے۔ جناب چیئر میں صاحب! کیا وجہ ہے کہ قرآن مجید کو یورپ میں جلایا جاتا ہے۔ چونکہ مسلمان بے حس ہیں۔ مسلمان اپنے دین کی تحفظ سے غافل ہیں۔ مسلمانوں کے ملکوں میں جو باطل وقتوں ہیں سرایت کرچکی ہیں اُنکے معاشرت پر وہ قابض ہو گئی ہیں۔ اس لیے قرآن مجید نے اب یورپ میں خود آواز بلند کی ہے۔ کیونکہ رب العالمین کا فرمان ہے کہ یہ اللہ کا دین ہے اور اللہ خود اس کی حفاظت کریگا۔ یہ قرآن کریم کا فرمان ہے یہ اللہ کا دین ہے اور اللہ اُسکی حفاظت کرتا ہے اور اللہ اُسکی حفاظت کریگا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج چودھ سو سال سے آپ دیکھ لیں کہ کتنی تحریکیں اسلام کے خلاف چلی ہیں۔ کتنی کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں کتنے اقدامات اسلام کے دین پر حملہ کیلئے ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ اللہ اُسکا محافظ ہے اس لیے کہ یہ دین باقی ہے اور یہ دین باقی رہیگا اور یہ قیامت تک مسلمانوں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ جناب چیئر میں صاحب! قرآن کریم کو جلانے کا پس منظر یہ ہے کہ قرآن کریم اب یورپ میں جا کر اسلام کی پرچار کر رہا ہے۔ یورپ کا وہ طبقہ جو بڑا سائز دان ہے جو بڑا فلاسفہ ہے جو پی ایچ ڈی ہے وہ جب قرآن کو پڑھتا ہے قرآن کی سائنس کو پڑھتا ہے قرآن کے جو اُس نے عادلانہ نظام کو پڑھتا ہے تو اُسکو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور یہ انسانوں کی رہنمائی کیلئے تا قیامت کفیل ہے۔ اس لیے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں یورپ میں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ جناب چیئر میں صاحب! اس وقت دُنیا کا فرانس میں دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے۔ جب کہ اس سے قبل آپ دیکھ لیں کہ فرانس کی کیا پوزیشن تھی امریکہ میں مسلمانوں کی کیا صورتحال ہے کتنی تعداد میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ برطانیہ میں جناب چیئر میں صاحب! ایک وقت ایسا تھا کہ مسلمان کو نماز پڑھنے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ آج وہاں بڑی بڑی مساجد ہیں مدارس ہیں۔ یہ اللہ کا وہ فرمان ہے کہ یہ میرا دین ہے اور اُسکی حفاظت میں کروں گا اس لیے یہ دین باقی رہے گا لیکن افسوس مسلمانوں پر ہے جن کی ضمیر مردہ ہو گئے ہیں جو اپنے دین کی بقاء کیلئے نہیں سوچتے اور مغرب کی تلقید میں سب سے آگے چلتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی بد قسمتی سے سول سو سائٹی کے نام سے آپ آئے دن دیکھتے ہیں کہ لبرل ازم۔ لبرل ازم۔ یعنی اسلام کو پچھے رکھو اور ایڈوانس دُنیا میں جاؤ۔ تو یہ مسلمانوں کی ہلاکت کا باعث ہے۔ آج ساری دُنیا میں مسلمانوں کو دیکھ لیں جناب چیئر میں صاحب! وسائل کے لحاظ سے مسلمان ممالک میں وہ تمام وسائل موجود ہیں جو کسی دوسرے ملک میں نہیں ہیں۔ لیکن ملکوں میں اس کے لحاظ سے آپ 54 اسلامی ممالک ہیں سارے غلام ہیں بشمول پاکستان کے۔ پاکستان بھی مغرب کا غلام ہے۔ جہاں سے اُسے ہدایات ملتی ہیں انہی پر وہ عمل کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی بد قسمتی سے سول سو سائٹی کے نام سے آپ آئے دن دیکھتے ہیں

کے لبرل ازم یعنی اسلام کو پیچھے کھو اور ایڈوانس دنیا میں جاؤ۔ تو یہ مسلمانوں کی ہلاکت کا باعث ہے۔ آج ساری دنیا میں مسلمانوں کو دیکھ لیں جناب چیئر مین صاحب! وسائل کے لحاظ سے مسلمان ممالک میں وہ تمام وسائل موجود ہیں جو کسی دوسرے ملک میں نہیں ہیں۔ لیکن ملکومیت کے لحاظ سے آپ 54 اسلامی ممالک ہیں ہر ایک غلام ہے بشمول پاکستان کے۔ پاکستان بھی مغرب کا غلام ہے جہاں سے اُس سے مغرب کی طرف سے ہدایات ملتی ہیں اُسی پر عمل کرتا ہے۔ اسلئے تمام جو ممالک ہیں ان کی تمام عوام جو ہیں وہ انتہائی قرب کے زندگی گزار رہے ہیں ان کی آزادیاں سلب ہیں۔ ان کا ضمیر سلب ہے تو اسلئے آپ اس ہاؤس کے توسط سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہم یہ پیغام دیتے ہیں کہ اللہ را ہ پیغمبر خدا ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے اور قرآن کریم کی حفاظت کیلئے آپ لوگ بھی میدان میں آئے اور یہ ضرورت ہیں اس کی اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو قرآن رہے گا اللہ کا دین رہیگا لیکن ہم اپنے جو مردہ ضمیر کے ساتھ ایک زندہ قوم کا ثبوت نہ دیں ہمارا حشر کیا ہوگا اسلئے میری گزارش ہے کہ اس پر ایک ایسا متفقہ قرارداد ہو، جس میں پاکستان سے مطالبہ کیا جائے، دنیا عالم، دنیا اسلام سے مطالبہ کیا جائے کہ پیغمبر خدا ﷺ اور قرآن مجید کے تحفظ کو جس طرح انٹرنیشنل لاء میں بھی، اقوام متحده کے چارٹر میں بھی اور even تمام دنیا کے جو سنجیدہ طبقات ہیں اُس میں بھی دین اسلام کو مکمل تحفظ حاصل ہے یہ تحفظ insure کرنا چاہیے تاکہ مسلمان جو ہیں وہ اپنی زندگی عزت و احترام کے ساتھ گزاریں۔ ایک اور جناب چیئر مین! میں آپ سے عرض کروں گا کہ مسلمانوں کی بہت بڑی حیثیت رب العالمین نے رکھی ہے قرآن کریم نے مسلمانوں کو اس دنیا کا حکمران کہا گیا ہے قرآن کریم کا فرمان ہے (عربی) جو مسلمان ایمان کے ساتھ نیک اعمال کریں تو میں اس زمین پر اُن کو حکمرانی دونگا جس طرح اس قبل دیا گیا ہے۔ یعنی اس حوالے سے بھی مسلمان اس دنیا کے قائدین میں گنے جاتے ہیں کہ دین اسلام اللہ کا دین ہے اور اُس سے جو واقفیت رکھتے ہیں وہ صرف اور صرف مسلمان رکھتے ہیں اسلئے مسلمانوں کو تو دنیا کا قائد ہونا چاہیے تھا اس دین کو لے کر مسلمان دنیا کی قیادت کرتے اس دین کو لے کر لیکن بد قدمتی سے اس وقت مسلمان اپنا مردہ ضمیر کے ساتھ اپنے دین پر حملہ کے بعد بھی خاموش ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہاں قرارداد متفقہ ہونی چاہیے، پاکستان کی حکومت سے بھی مطالبہ کیا جائے اور دنیا کے مسلمانوں سے بھی مطالبہ کیا جائے کہ اسلام کے مکمل تحفظ ہو۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جناب نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اپیکر! آج جو تحریک اتو ہاؤس کے سامنے ہے، یقیناً دنیا میں کچھ ایسی انتہا پسند تو تین مختلف ممالک میں کہ وہ بالخصوص اسلام سے متعلق اور اُس کے پیغمبر حضرت

محمد ﷺ سے متعلق اور پھر جو گزشتہ ماہ جو واقعہ ہوا ہے سو یعنی میں ناروے میں۔ اُس سے پہلے بھی اس قسم کے واقعات ہوئے ہیں کہ قرآن مجید کے نسخوں کو جلا دیا گیا۔ اور پھر پیغمبر اسلام سے متعلق اُس کے مختلف تشبیح یا کاروں بنائے گئے۔ تو ہین کی گئی یقیناً ہم نے ہماری پارٹی نے اس کی بھرپور مذمت کی ہے، اور ہمارا یہ موقف ہے جناب اپنیکر! کہ جس طرح اس ملک کے دستور میں بھی کہا گیا ہے اگر آپ تمہید جس کا اٹھا کر دیکھئے تو اس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ ملک مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی عمل میں اس قبل بنایا جائیگا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق جس طرح قرآن پاک و سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے ترتیب دے سکے۔ پھر آگے جا کر کہا گیا ہے کہ جس میں قرار واقعی انتظام کیا جائیگا کہ قلیلیت ایں آزادی سے اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھ سکے اور ان پر عمل کر سکے اور راپنی شفافتوں کو ترقی دے سکے۔ یہ ملک کے آئین کے تمہد میں لکھا گیا ہے۔ لیکن جناب اپنیکر! افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ دنیا میں گزشتہ چند سالوں میں اس طرح کوشش کی اور رو یہ اس طرح رکھا گیا۔ دنیا میں انتہا پسندقوتوں کو اس طرح ابھارا گیا کہ وہ مذاہب کے خلاف اور پھر نبیوں کے خلاف کیونکہ 1 لاکھ 24 ہزار کم و بیش ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ انبیاء گزرے ہیں اور حضرت محمد ﷺ ختم النبیین ہیں اُس سے متعلق اس قسم کی غلط چیزیں جو ناقابل برداشت ہوتی ہیں کسی بھی مذہب کے لئے ہم بھیتیت مسلمان حضرت محمد ﷺ ہمارے۔۔۔

(اذان عشاء۔ خاموشی)

جناب نصر اللہ خان زیرے: شکریہ جناب اپنیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ دنیا میں ایسی انتہا پسندقوتوں میں سرگرم عمل ہیں ایسی تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جو اس قسم کے حرکت کرتے ہیں جو یقیناً مسلمان کیلئے بھیتیت مسلمان ہمارے لئے یہ ناقابل برداشت ہیں۔ یہ دنیا کی اُن قوتوں کا فرض بتا ہے۔ اقوام متحده کا یہ فرض بتا ہے۔ دنیا کے اُن ملکوں کا کہ وہ کس طرح ٹھیک ہے جمہوریت ہے آپ کے ملکوں میں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیک پہنچائیں۔ آپ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں اس قسم کی آپ حرکت کریں اور آپ قرآن مجید یہ ہمارا ایمان ہے جس طرح ہمارا نجیل، زبور، تورات اور قرآن مجید یہ آسمانی کتابیں ہیں اس پر ہمارا عقیدہ ہے اگر اُس سے متعلق اس قسم کے حرکت ہواں سے دنیا ایک ایسے جھگڑے کی طرف جنگ چلی جائیگی۔ ایک ایسی دنیا کے درمیان شفافتوں کے اور مذاہب کے درمیان یہ ایسا جھگڑا شروع ہو جائیگا جو یقیناً لامتناہی سلسلہ ہو گا۔ لہذا یہ فرض ہے دنیا کا، اقوام متحده کا پہلا فرض بن رہا ہے، دنیا کا دیگر جو تنظیمیں ہیں اُن کا فرض بن رہا ہے کہ وہ ایسے تنظیموں کو لگام دیں ایسے لوگوں کو لگام دیں اور انتہا پسندی فرقہ واریت اس قسم کی چیزوں کو اُس کے روک تھام کے لئے وہ اقدامات اٹھائیں تاکہ کسی کے جذبات مجرور نہ ہو۔ ہمارے یقیناً اس سے مسلمانوں کے جذبات

مجرد حوتے جا رہے ہیں مسلمانوں میں غم و غصہ پایا جاتا ہے اُنکے اپنے مذاہب ہیں یہ شاید پختہ نہیں کہ یہ زمانہ آئیگا کہ دنیا کے اربوں انسان ایک مذہب کے پیروکار بن جائیں گے۔ یہ شاید بہت دور ہے لیکن اب جو مذاہب ہیں ہیں اس کو ایک دوسرے کے ساتھ باہمی احترام پر امن بقائے باہمی کے طور پر اس کو اس دنیا میں ساتھ رہنا ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے اس دنیا میں آپ چھری اٹھا کر اور کسی بھی ماریں کہ آپ میرے مذہب کے نہیں ہو آپ میرے فرقے کے نہیں ہو، یہ ہونہیں سکتا ہے اسلئے کہ دنیا گوبل و بلج بن چکی ہے۔ اگر آپ جہاز میں جائیں گے تو آپ کے باہمیں سائیڈ پر کر سمجھن سفر کر رہا ہو گا آپ کے دامیں سائیڈ کوئی یہودی ہو گا اور آپ کے آگے سیٹ پر کوئی ہندو ہو گا آپ کے پیچھے سیٹ پر کوئی سکھ ہو گا تو آپ اس دنیا میں اس طرح گزار کرنا ہو گا کہ آپ یہ سفر منزل تک آرام اور آزادی سے آپ پہنچ سکے۔ تو یہ تقاضہ ہے ہمارا اور اس قسم کی تنظیموں کو اس قسم کے انتہا پسندوں کو لگا م دینا چاہیے یہ دنیا کا فرض بن رہا ہے، دنیا کی قتوں کا فرض بنتا ہے۔ thank you جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ملک نصیر احمد شاہ ہوانی صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آج کی جو قرارداد ملک سکندر خان صاحب نے لائی ہے میرے خیال میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا جناب چیئرمین صاحب! کہ اس پر ہماری حکومتی ارکین بھی موجود رہتے ہیں اور اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں ملک صاحب نے گزارش کی کہ ہم اس کو مشترکہ قرارداد کے طور پر لے جائے لیکن بدقتی سے ہم خالی کر سیوں سے ہم اپیل کریں گے کہ آپ بھی اپنا نام ڈال دیں اور اس کو ہم مشترکہ قرارداد کے طور پر لے لیتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ واقعات گزشتہ کئی عرصے سے مغربی ممالک کے اندر رونما ہو رہے ہیں خصوصاً بہت سارے واقعات جس سے مسلمانوں کے جذبات مجرد ہو رہے ہیں کچھ عرصہ قبل آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے شان میں جس طرح اُس کی تو ہیں آئیں کارلوں بنائے گئے اور پورے اقوام عالم میں ایک احتجاج کا سلسلہ جاری رہا۔ نہ صرف مسلمانوں نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس عمل پر بھی ناپسندیدی کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین صاحب اچنداہ قبل ایک سال قبل جس طرح آپ نے نیوزی لینڈ میں دیکھا کہ وہاں ایک جزوی شخص نے مسلمانوں کے دویا تین مساجد پر حملہ کئے اور بہت سارے مسلمان اُن مسجدوں کے اندر شہید ہوئے اور پھر اُس کے بعد بھی اقوام عالم میں ایک اس قسم کا احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا اور لوگوں نے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اسلام ایک ایسا نہ ہب ہے، اگر اس کی تاریخ پر آپ نظر رکھیں تو بہت کم ایسے واقعات ملیں گے کہ با امر مجبوری جہاں کچھ غزویات جن میں نبی کریم ﷺ خود موجود ہے، ایک فتح مکہ کے

موقع پر لیکن کبھی اسلام کو بوزور شمشیر نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ایک زمانہ ایسا تھا جب یہ مذہب نیانیا چھیل رہا تھا اُس وقت پھر پ کر آذا نہیں دی جاتی تھیں اور پھر آج یہ مذہب دنیا کے سب سے بڑے مذاہب میں شامل ہے۔ بہت سارے ایسے موقع آگئے، جب ہم نبی کریم ﷺ کے طائف کے سفر کی بات کرتے ہیں ان پر وہاں حملہ کیا گیا اُن پر پھر برسائے گئے اور ان کو خون سے لوت پت کر دیا گیا تو جرا میں امین وہاں نازل ہوئے اور اللہ پاک کے فرمان کو فرمایا کہ اے نبی ﷺ اگر آپ کہیں گے تو ہم ان لوگوں کو نیست و نابود کریں گے۔ بنی کریم ﷺ اُس وقت کسی باغ میں تشریف فرماتھے انہوں نے ارشاد فرمایا، نہیں، اے اللہ پاک آپ نے مجھے رحمت العلمین بنا کر مجموعہ فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ان کو ہدایت فرمادیجئے۔ اس قسم کے بہت سارے ایسے بنی کریم ﷺ کے کردار کی جھلک آپ کو اسلام کی تاریخ میں ملیں گئی۔ لیکن آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ جتنی تیزی سے مغرب میں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں، وہاں لوگ ایک مشینی زندگی بس رکر رہے ہیں سارا دن کام کرتے ہیں، مشین کی طرح، کھاتے ہیں، سوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں سکون نہیں ہے۔ وہ بے چین نظر آتے ہیں۔ جب وہ سوچتے ہیں تو اکثر لوگ اسلام کی طرف رُخ کر لیتے ہیں۔ تو بہت سارے ایسے آپ کو جزوی ملیں گے جو اس قسم کے واقعات کر کے اسلام سے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور گزشتہ ماہ سویڈن میں لوگوں نے معاذ اللہ قرآن کریم کو جلانے کی ناپاک جسارت کی، جس پر ہزاروں لوگ سڑکوں پر پکل آئے اور احتجاج کیا اور اس عمل پر ناپسند یگی کا اظہار کیا۔ جناب چیئر مین صاحب! ہمارے ملک کے اندر بھی بہت سارے مذاہب ہیں دیگر اسلامی ممالک میں بھی بہت سارے مذاہب ہیں اُن کے اپنے قوانین ہیں، کہ ہر اُس مذہب کا احترام کیا جائے کہ وہ جس طرح جائے زندگی بس رکرے۔ کسی پر یہ بردستی کے عمل کی law International اجازت دیتا ہے نا اقوام متحده کے charter میں یہ چیز شامل ہیں کہ کسی کو بوزور شمشیر کسی بھی مذہب میں شامل کیا جائے۔ ملک صاحب جو قرارداد اس ایوان میں لائے ہیں وہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ اور اقوام متحده سے یہ مطالیب کرتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات سے مذاہب کے اندر نفرت پھیلے گی اور خصوصاً کچھ عرصے سے جو مسلمانوں کے خلاف جس جذبے اور نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اپنے ملک کی جو حکومت ہے اُن سے بھی اس ایوان کے توسط سے مطالیب کہ وہ سویڈن کے سفارت خانے کے سفیر کو بلا کر اُس کی جواب طلبی کریں تاکہ دنیا میں اس قسم کے واقعات رومنانہ ہوں۔ میں اس قرارداد کی اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ والسلام۔

جناب چیئر مین: محترمہ زبیدہ خیر خواہ صاحبہ۔

محترمہ زبیدہ بی بی خیرخواہ: thank you جناب چیئرمین صاحب! آج کی تحریک التوا ہے وہ تمام مسلمانوں کے لیے سویڈن اور ناروے میں قرآن کریم کی معاذ اللہ جو بے حرمتی کی اُس کے خلاف تمام مسلمانوں کو آواز اٹھانی چاہیے۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے خود اٹھایا ہے لیکن مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ سب ایک ہو جائیں تاکہ آئندہ ایسی حرکت کوئی نہ کرے۔ میں تحریک التوا کی حمایت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب عبدالی ریکی صاحب۔

میرزا بدعلی ریکی: thank you جناب چیئرمین، بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کا وہ کتاب ہے جو تمام مسلمانوں کے دل میں ہے اور آج بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں کہ کلمہ گو ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، مگر اس کرسیوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں شرم آنی چاہیے کہ اس تحریک التوا میں قرآن مجید کی سویڈن اور ناروے میں بے حرمتی کے خلاف بات کی جاری ہے اور آج کم از کم ہم کچھ نہیں تو اس اسمبلی forum میں اپنی آواز record کروائیں کہ ہمارے قرآن مجید کی بے حرمتی کر کے ہمارے جذبات کو بھڑکایا ہوا ہے۔ اور اگر آج PSDP کے بارے میں بات ہوتی تو یہ کریمان ساری بھری ہوتیں مگر کاش کس کو کہیں، اس ناپاک جسارت کی جتنی بھی نہ مت کی جائے کم ہے، مسلمان جہاں بھی ہیں قرآن ان کے دلوں میں ہے۔ نبی ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں اور اس جیسی ناپاک حرکت کہیں بھی ہوں چاہے سویڈن ہو یا ناروے ہو لیکن ہمیں اس جیسی ناپاک حرکت قطعاً برداشت نہیں۔ اقوام متعدد سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ اس کے سفیر کو بلا کر جواب طلبی کریں کہ کیوں یہ ناپاک جسارت کی گئی۔ قرآن مجید کی حفاظت اللہ پاک خود کرینگے ہمارے بس سے باہر ہے ہمیں توبہ ہے۔ بہر حال جناب چیئرمین صاحب! وقت کم ہے، ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

جناب چیئرمین: کسی اور نے توبات نہیں کرنی۔

قائد حزب اختلاف: میں ایک تجویز دیتا ہوں کہ اس بحث کے نتیجے میں قرارداد کے ذریعے اس کو منظور فرمادیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ rules پڑھ لیں۔ اس میں آپ کو دوسری تحریک یا قرارداد لانی پڑے گی۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17 ستمبر 2020ء بوقت شام 4 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 08:00 بجے 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)